بفیض روحانی تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم ہند

زمزمہ یہ اس زمانے کے لئے موزوں نہیں
اور آنا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن

قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خالقِ ہوں میں جو رہ گئے یا گورِ کہن

ڈاکٹر اقبال

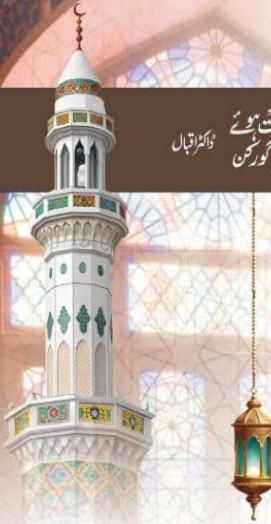

دورِ حاضر کی

جعلی خلافت اور اسکی حقیقت

مرتبہ

تلمیذ رشید علامہ عاشق الرحمٰن صاحب حبیبی قدس سرہ العزیز

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ حبیبی مدظلہ العالی

استاذ جامعہ حبیبیہ الہ آباد یوپی انڈیا

ضمیمہ از خلیفہ حضور بدر ملت تاج شریعت حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قادری رضوی اورنگ آبادی

شائع کردہ عشاق رضائے مصطفیٰ بھیونڈی ضلع تھانہ مہاراشٹر انڈیا

بفیض روحانی:- تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ

رمز وایما اس زمانے کے لیے موزوں نہیں — اور آتا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن
تُم بِاذنِ اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے — خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن
(ڈاکٹر اقبال)

دورِحاضر کی جعلی خلافت اوراس کی حقیقت

مرتبہ:-
تلمیذ رشید علامہ عاشق الرحمٰن صاحب حبیبی قدس سرہٗ العزیز
حضرت مولانا **مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ حبیبی** مدظلہ العالی
اُستاذ جامعہ حبیبیہ، الہ آباد (یوپی)

بسعیٔ جمیل:- خلیفۂ حضور بدر ملت وتاج الشریعہ وحضرت علامہ میلسی صاحب قبلہ
حضرت مولانا **صوفی عبدالصمد صاحب قادری رضوی اورنگ آبادی**

شائع کردہ:
جماعت رضائے مصطفےٰ بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)
Mob: 9604383988

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ **دورِ حاضر کی جعلی خلافت اور اس کی حقیقت**

مرتبہ:- حضرت مولانا **مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ حبیبی** مدظلہ العالی

بسعیٔ جمیل:۔ خلیفۂ حضور بدر ملّت حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی رضا لائبریری، قادری منزل، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

کمپوزنگ: حضرت مولانا محمد سیف رضا صاحب قادری بکارو (جھارکھنڈ)

تصحیح: حضرت الحاج عرفان رضا صاحب قادری چھپروی

سن اشاعت: ۱۴۴۷ھ بمطابق ۲۰۲۶ء

صفحات: 96 تعداد:۔ 1100

مندرجہ ذیل حضرات سے کتاب حاصل کریں:

(۱) مفتی ابوالحسن صاحب قبلہ، گھوسی 7905845029

(۲) مولانا حامد رضا صاحب قادری، بہرائچ شریف 7800635047

(۳) مولانا احسان الحق صاحب قبلہ، ممبئی 8655717860

(۴) مولانا محمد عاقل صاحب قادری رضوی، کانپور 9793288786

(۵) مولانا عبید الرضا صاحب نوری، ہشام پور ضلع بلرامپور، یوپی 9198139649

(۶) مولانا اسرار رضا صاحب رضوی بلرام پور، یوپی 6394247227

(۷) فیضی بکڈپو، بڑھئی پور وا بازار، بلرام پور، یوپی 7310136814

(۸) حافظ محمد اظہار صاحب قادری، بکارو۔ 7004816352

(۹) حضرت مولانا دلشاد صاحب رضوی امام وخطیب جامع مسجد پوکھرایاں 6390515283

(۱۰) حضرت مولانا محمد عاقل صاحب رضوی، خطیب وامام قلیان مسجد، کان پور 9793288786

(۱۱) مولانا شمس تبریز انصاری، نوری کتب خانہ، گونڈی ممبئی۔ 9508576155

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	تاثر گرامی ودعائیہ کلمات۔۔۔مولانا انوار احمد نعیمی	5
۲	پیش لفظ۔۔۔صوفی عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی	8
۳	تعارف نامہ۔۔۔ مفتی امان الرب قادری رضوی	20
۴	تاثر گرمای۔۔۔ مفتی عبدالرحمن قادری رضوی	21
۵	تاثر گرامی۔۔۔مولانا انیس عالم سیوانی	24
۶	دورِحاضر کی جعلی خلافت اوراس کی حقیقت	26
۷	بیعت اور بیعت کی حقیقت	30
۸	عصر حاضر میں شرائط بیعت کا فقدان اور جعلی خلافت کا ثبوت	40
۹	پہلی شرط: پیر کے سلسلے کا متصل باتصال صحیح ہونا	40
۱۰	دوسری شرط: پیر کا سُنّی صحیح العقیدہ ہونا	43
۱۱	تیسری شرط: پیر کا عالم ہونا	44
۱۲	چوتھی شرط: پیر کا فاسق معلن نہ ہونا	45
۱۳	آج کل کی بیعت، بیعتِ تبرک ہے	48
۱۴	دورِحاضر میں جعلی خلافت وبیعت کے چند نمونے	50
۱۵	پیر اور خلیفہ کہلانے والوں سے گزارش ضروری	55
۱۶	برادرانِ اہل سنّت سے اپیل	56
۱۷	ضمیمہ	57
۱۸	خلافت واجازت سے متعلق سوال وجواب	59
۱۹	تصدیقات علمائے کرام ومفتیانِ عظام	64

تصدیق مفتی اعظم باسنی		67
رہ گئی رسمِ اذان		70
مسلمانوں کو سمجھنے کے لیے ایک عمدہ مثال		72
ہمارے مرشد برحق کا تقویٰ		72
روپیوں سے بھری تجوری		72
نذرانہ میں کار قبول نہیں فرمایا		73
مفتی اعظم کا عکس جمیل		75
چوری شدہ بھینس مل گئی		77
نذرانہ قبول کرنے میں احتیاط		78
بیعت سے پہلے اتباعِ شریعت کی تنبیہ		79
حضور بدرِملت کی تعلیم وتربیت		81
دورِحاضر کے سلگتے ہوئے سوالوں کے جوابات		86
اعلیٰ حضرت سے چڑھنے والے کا حکم		87
صلح کلیت سوز سوالات وجوابات		88
بصیرت افروز تاثر		92
بے نمازی پیر کے متعلق اشعار		95
عرفان رضا قادری کے کلام کی تائید		96

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تاثر گرامی و دعائیہ کلمات

عالم نبیل فاضل جلیل حضرت **مولانا محمد انوار احمد صاحب قبلہ نعیمی** مدظلہ العالی

اجمیر مقدس

الحمد لله العليم الستار الغفار وافضل الصلاة واكمل السلام علىٰ سيدنا محمد سيد البرور والبحار الذى قامت شريعته علىٰ سبيل الدوام والاستمرار وعلىٰ آله المكرمين الاطهار و اصحابه المعظمين الاخيار ومن تبعهم الىٰ يوم القرار۔

معلم کائنات مفخر موجودات علیہ التحیات والتسلیمات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فضل العالم على العابد سبعون درجة بين كل درجتين حضر الفرس السريع المضمر مائة عام وذالك ان الشيطان يضع البدعة للناس فيبصرها العالم فينهى عنها، والعابد مقبل علىٰ عبادته لا يتوجه لها ولا يعرفها۔ رواه الديلمى عن ابى هريرة رضى الله عنه۔

(کنز العمال، کتاب العلم، حدیث نمبر ۲۸۹۱۰، تفسیر رازی، تحت سورۃ البقرۃ، آیت، ۳۱)

یعنی عالم کو عابد پر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے کہ تیز رفتار گھوڑا سو سال تک دوڑتا رہے، بایں سبب کہ شیطان لوگوں کے لیے ایسے ایسے نئے کام ایجاد کرتا ہے جو شریعت کے خلاف ہوتے ہیں، عالم دین انھیں بصیرت سے پہچان لیتا ہے تو وہ لوگوں کو ان کاموں سے روکتا ہے اور عابد کی توجہ اپنے رب کی عبادت کی طرف ہوتی ہے بایں سبب وہ ان بدعات کی جانب متوجہ نہیں ہوتا ہے۔

حدیث مذکور میں جہاں عالم دین کی عظمتوں کی تجلیاں کامل تابانیوں کے ساتھ جلوہ ریز ہیں وہیں اس میں عالم دین کی شرافت و بزرگی کے سبب کا بھی واضح ثبوت اور روشن بیان ہے، یعنی عالم دین کی اگر آرزو ہے کہ اس کے سر پر مجد وشرف کا سایہ رہے تو اس پر لازم وضروری ہے کہ شیطان جب لوگوں کے لیے ایسے ایسے کام ایجاد کرے جو مقدس شریعت کے مخالف ہوں تو وہ مسلمانوں کو خیر وشر سے واقف کرائے اور لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور باطل سے دور کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے، یہ کام تقریر کے ذریعے ہو یا تصنیف کے، وعظ ونصیحت کے ذریعے ہو یا نشر واشاعت کے بہر حال وہ وسعت بھر عقائد حقہ واعمال صالحہ کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا سد باب کرے۔

شریعت مقدسہ کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا سد باب کرنے والے علماے کرام میں سے ایک ذمہ دار وفعال عالم دین صاحب مجد و

شرافت خلیفۂ حضور بدر ملت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت پیکر صدق وصفا حضرت مولانا صوفی محمد عبد الصمد صاحب قبلہ قادری رضوی متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہٖ ہیں جو اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ قوم وملت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اسی ذمہ داری کی ادائیگی کا ایک حصہ زیر نظر رسالہ ''دور حاضر میں جعلی خلافت اوراس کی حقیقت'' ہے۔ بیعت وخلافت کے احکام اور شرائط واقسام کا مفصل بیان نیز بیعت وخلافت کے تعلق سے اکابرین ملت واعیان امت کی تعلیمات کا خلاصہ رسالۂ مذکورہ میں موجود ہے۔ حضرت صوفی صاحب قبلہ زید مجدہ نے یہ رسالہ منظر عام پر لا کر ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔

بلا شبہ بیعت وخلافت میں اگر اصلیت وواقعیت نہ ہو محض جعلیت ومصنوعیت ہو تو تمرد وگمراہی کا باعث اور کجروی وبے دینی کا سبب ہے۔ اور اگر بیعت وخلافت میں اصلیت وواقعیت، صحت ودرستگی ہو تو اعتقاد میں تصلب اور عمل میں اخلاص پیدا ہوتا ہے، باطنی نکھار اور روحانی ترقی کا حصول ہوتا ہے، باطنی امراض خصوصاً بدعقیدگی

وبدعملی، غیبت وچغل خوری، خصومت ووعدہ خلافی، تکبر وریا کاری سے خلاصی ملتی ہے اور تدین وخیر خواہی، تواضع وانکساری، ایفاے عہد وپردہ پوشی کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ قابل صد مبارک باد ہیں وہ محافظین شریعت نبویہ جن کے مبارک سینوں میں ملت کا غم اور امت کی فکر موجود ہے۔

شب تاریک دوستان خدا: می بتابد چوں روز رخشندہ:
ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خداوند قدوس بوسیلۂ رسول اقدس صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم ملت کا غم امت کی فکر رکھنے والوں کو دارین کے غم وفکر سے نجات عطا فرمائے۔

فقیر نعیمی رسالۂ مذکورہ کی توثیق اور اس پر تصدیقات اعیان امت کی کامل طور پر تائید کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہے کہ رب جلیل اجر جزیل سے مالا مال فرمائے حضرت مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ کو اور ان تمام علمائے کرام کثر ہم اللہ ذی الجلال والاکرام کو جنھوں نے اس رسالہ کی تکمیل میں حضرت صوفی صاحب قبلہ کا بھرپور تعاون کیا۔

خدائے بزرگ وبرتر بطفیل سیدنا خواجہ غریب نواز معین الدین حسن اجمیری رحمہ اللہ ہمیں احقاق حق وابطال باطل کی توفیق ومسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے اور دارین میں خاصان درگاہ رب لم یزل کی معیت کا شرف عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ الطاھرین و صحبہ المکرمین اجمعین الٰی یوم الدین۔

کتبہ **ابوسعید محمد انوار احمد نعیمی**
دارالعلوم فیضان عطاے رسول
اندرونِ دہلی گیٹ، دارالخیر اجمیر القدس، راجستھان (ہند)
۱۱ رشوال المکرم ۱۴۴۷ھ مطابق ۳۱ مارچ ۲۰۲۶ء بروز سہ شنبہ

۹۲/۷۸۶

پیش لفظ

از-خلیفہ حضور بدرملت حضرت مولانا **صوفی عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی**

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین

ہمارے پیرومرشد شبیہ غوث اعظم، تاجدار اہل سنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے دور کے مذہبی کہے جانے والے آزاد خیال رہبر ورہنما پیروں اور مولویوں کے احوال وکوائف کو دیکھتے ہوئے ان کے بارے میں اپنے نعتیہ دیوان ''سامانِ بخشش'' میں یوں رقم طراز ہیں:-

رہنماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے
راہزن ہیں کو بکو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہما مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز وساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ با صفا ملتا نہیں

ہے ریاکاری کا شہرہ اور ریاکاری کی دھوم
بوریائے فقر بھی اب بے ریا ملتا نہیں

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر کا دور ہے
ایسے ملتے ہیں بہت اس سے ورا ملتا نہیں

الحمدللہ رب العالمین فقیر سراپا تقصیر ۳۵ / ۳۶ سال سے بخیر خواہی مسلمین، مرشدانِ طریقت اوراپنے لائق وفائق استاذ ومربی حضور بدرملت کے افکار ونظریات اوران کی تعلیمات عام سے عام تر کرنے میں مصروف ہے۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے صدقے اور طفیل میں تبلیغ سنیت اوراشاعت دین کے کاموں میں امید سے زیادہ کامیابی وکامرانی سے ہم کنار فرمایا اورفرماتا جارہا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفی علیہ التحیۃ والثناء اب تک تقریباً گیارہ فتنوں کی تردید وتقبیح میں علمائے اہل سنت کی اور کچھ اپنی ترتیب کردہ کتابیں طبع کروا کر ملک و بیرون ملک میں پھیلانے کی ہرممکن کوشش کی ہے اور بحمدہ تبارک وتعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے اوران شاء اللہ تبارک وتعالیٰ جاری وساری رہے گا۔

اس لیے کہ ہمارے آقا ومولیٰ سرکار اعظم پیارے مصطفی علیہ التحیۃ والثناء ارشادفرماتے ہیں:

اذا ظهرت الفتن و لم يظهر العالم علمه فعليه لعنة الله و الملٰئكة والناس أجمعين لا يقبل الله منه عدلا ولا صرفا

''جب فتنے یا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اورفرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔اورفرمان واجب الاذعان ہے کہ 'السا کت عن الحق شیطان اخرس''

یعنی حق گوئی سے بلاوجہ شرعی خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔''

فتنوں کی تردید وتقبیح کے سلسلے میں امام اہل سنت سرکار اعلی حضرت کی قیمتی وصیت بھی قارئین بغور پڑھیں۔

سرکار اعلی حضرت ۱۳۲۳ھ میں دوسری بار جب حج وزیارت کا مبارک سفر فرمایا انہیں ایام میں آپ سابق مفتی حنفیہ مکہ معظّمہ، پیشوائے علمائے محققین، صاحب عزت وافضال حضرت علامہ مولانا شیخ صالح بن کمال قدس سرہ العزیز کو تمام سلاسل مقدسہ اور مختلف اجازات تمام اوراد و وظائف وغیرہ کی اجازت وخلافت دیتے ہوئے یہ گراں قدر وصیت تحریر فرماتے ہیں:

''اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہم پر اپنی حسن تدبیر سے ایسا احسان کرے جیسا احسان کہ اس نے اپنے بندے پر کیا جو صالح دوست ہیں (صالح بن کمال) جنہیں ان کے رب نے توفیق میں کمال بخشا ہے جو اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں اور مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بسیار حمد کنندہ اور رضا جوئندہ تسلیم کیے گئے ہیں (وہ نبی جو ستھرے ہیں اونچا مقام رکھتے ہیں بے شمار عطاؤں کے ملنے پر بہت راضی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اس قدر درود برکت اور سلام قیامت تک اتارے جس قدر ساعتیں آئیں گی اور جس قدر گزر گئیں) مجھے اس کی حاجت نہیں کہ میں آپ کو وصیت کروں کہ آپ ہمہ وقت فتنوں کے مٹانے اور اہل فتنہ کی سرکوبی کرنے، سنتوں کے بچانے اور اہل سنت کی مدد کرنے میں مصروف رہیں کیوں کہ یہ کام تو بحمدہ تبارک وتعالیٰ آپ کی واضح عادت میں داخل ہے۔ ہاں ہاں میں یاد دلاتا ہوں اور یاد دلانا مسلمانوں کو نفع دیتا ہے کہ فتنوں کو مٹانا اور سنتوں کو بچانا بہت بڑی عبادت ہے اور قرب الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔''

(رسائل رضویہ، مطبوعہ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی شریف، ص ۱۷۱ تا ۱۷۳)

پھراسی کتاب کے چندصفحات کے بعد ۲۴ رصفر ۱۳۲۴ھ کو پندرہ علمائے مکہ معظّمہ کومختلف اجازات دیتے ہوئے ان حضرات کوبھی وصیت فرماتے ہیں:۔

''فتنوں کومٹانے'' اورسنتوں کو بچانے میں اہلِ فتنہ کی اہانت اور اہلسنت کی اعانت میں ہمہ وقت مصروف رہیں، کیونکہ یہ بہت بڑی عبادت ہے۔اس سے اللہ تبارک وتعالٰی اوررسول خداصلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوتے ہیں۔''(ایضاً ص ۱۸۷)

پروردگار عالم ہم اہل سنن کو اپنے آقا ومولی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس فرمان عالی شان اورسرکاراعلی حضرت کی وصیتوں پر کامل طریقے سے عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اورحسب طاقت ہرواقف کارسنی مسلمان کودورحاضر کے تمام فتنوں سے خودکو بچنے اور اپنے اہل وعیال دوست واحباب اورعزیز واقارب کو بچانے کی توفیق بخشے۔

مسلمانو! دورحاضر میں دیگرخطرناک اور بھیانک فتنوں کی طرح اکثر پیران طریقت کہے جانے والے صاحبان بلاتحقیق وتفتیش نااہلوں کودھڑلے سے سلاسل مقدسہ کی اجازت وخلافت شیرینی اورمٹھائی کی طرح بانٹنے کا سلسلہ جاری کردیا ہے ۔اوراس کا زورروز بروز بڑھتاہی چلاجارہاہے۔

حالانکہ ہمارے مشائخ کرام وپیران طریقت اس قیمتی اورانمول امانت کوکسی بھی فردکودینے سے پہلے اس شخص کی خوب جانچ پڑتال کرلیتے تھے۔ ہفتہ، مہینہ تو چھوڑیئے سالہا سال مجاہدات ، ریاضات اور چلہ کشی کی منازل طے کرواتے تھے جب بالکل مطمئن ہوجاتے تھےتواس کے بعداپنے بزرگوں کی گراں قدراس امانت کوشرائط سے مشروط کرکےانہیں سپردکرتے تھے۔

دیگرفتنوں کی طرح اس فتنے کی تردیدبھی وقت کی ایک اہم ضرورت ہے

اس امرکومحسوس کرتے ہوئے راقم فقیرقادری نے محب گرامی فاضل نوجوان

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ قادری رضوی تلمیذ رشید حضرت علامہ عاشق الرحمٰن صاحب حبیبی الہ آبادی قدس سرہ العزیز استاد ومفتی جامعہ حبیبیہ الہ آباد (یوپی) کوآمادہ کیا۔موصوف گرامی نے خنداں پیشانی سے میرے مشورے کوقبول فرمایااور جلدہی ''دورِحاضر کی جعلی خلافت اوراس کی حقیقت'' نامی کتاب ترتیب دے کرقوم کے سامنے پیش کر دی۔ مولائے کریم برادر موصوف کی اس دینی خدمت کوقبول فرمائے، ان کے علم وفضل اورعمر ورزق میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اوران کی ذات سے اسلام وسنیت یعنی مسلک اعلی حضرت کوخوب خوب فروغ بخشے اوراس کتاب کومقبول انام فرمائے آمین ثم آمین

نیز اس کتاب کے اخیر میں شرعی فتویٰ اور چند مفتیان کرام کی تصدیقات وغیرہ بھی شامل ہیں۔

فقیرقادری کی اشاعتی سرگرمیوں میں سے سلسلۂ اشاعت نمبر ۵۷ کی یہ کتاب جماعت رضائے مصطفےٰ بھیونڈی (مہاراشٹر) سے طبع ہوکر پہلی بار منظرعام پرآرہی ہے۔

رب کریم ایسے حضرات جواس قسم کے افعال میں ملوث ہوگئے ہیں توانہیں اس کتاب کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

پیری مریدی نیز پیشوائی اور رہبری کرنے والے حضرات سرکارغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیمتی احوال وکوائف ایک عالم باعمل سے اگلی سطور میں ملاحظہ کریں اورانہیں عملی جامہ پہنانے کی ہرممکن کوشش کریں۔

ماضی قریب کے ایک عالم دین حضرت مولانا شاہ محمد علم الہدی قادری اورنگ آبادی بہاری (متوفی ۱۳۸۸ھج مطابق ۱۹۶۸ء) اپنی کتاب ''قادری مواعظ الوہّاج'' میں محبوبِ سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادرجیلانی سرکارغوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ کے حالات بیان فرماتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں:

بوباس جس میں چھو نہ گئی اشتراک کی
بے شک وہ ذات خاص ہے اُس غوثِ پاک کی

ایک احاطہ کی ہوئی زمین تھوڑی سی آپ کی خاص وجہ حلال سے تھی۔ بعض خاص مرید آپ کی اس زمین میں کھیتی کیا کرتے تھے۔ اسی غلہ سے وقت مغرب تین روٹیاں پکا کر خدام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کرتے تھے۔ ایک روٹی فی سبیل اللہ مساکین کو دے دیتے اور ایک روٹی حاضرین کو تقسیم فرماتے اور ایک روٹی سے آپ خود اپنا روزہ افطار فرماتے۔ اور مال وزر کی قسم سے سونا چاندی وغیرہم اسباب سے جو کچھ نذرانے میں آتے تھے سب کے سب فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالتے تھے۔ کبھی بھی مال و اسباب آپ نے اپنے گھر میں جمع رہنے نہیں دیا اور لباس مبارک شاہانہ بہت بیش قیمت زیب تن فرمایا کرتے تھے لیکن کمخواب و نخ (کچا ریشم) وغیرہ کپڑوں کے ناپ میں اگر کچھ کم ہوجاتا تو اس میں جوڑ پرانے کمبل کے ٹکڑے کا لگا کر پہن لیا کرتے تھے چنانچہ وہ بیش قیمت لباس ایک روز پہن کر دوسرے دن کسی غریب، مسکین، فقیر کو فی سبیل اللہ دے دیا کرتے تھے۔ اور رات ہونے تک اپنے گھر میں کوئی ذخیرہ رہنے دینا پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ سب کے سب خیرات کر دیتے یا دین اسلام کے کاموں میں صرف فرما دیا کرتے تھے۔ کل کا دن کس طرح گزرہوگا ہرگز ہرگز کبھی اس بات کی فکر نہ فرماتے تارک دنیا اور کامل متقی متوکل علی اللہ اور منتہی درجہ کے عارف باللہ تھے۔ ہمیشہ اپنے رب کے حضور حاضر اور ماسوائے اللہ تعالیٰ سب سے الگ اور اس ناپائیدار دنیا سے ہمیشہ دور نفور رہتے تھے۔ اور مخالف دین و ایمان و عقائد اسلام خواہ ظاہر دشمن ہو یا پوشیدہ مثل مسلم نما کفار و مرتدین منافقین سے ہو ہر ایک کے خلط وملط سے برابر جدا رہتے تھے کلمہ گو سمجھ کر ضروریات

دین اسلام کے منکروں کوقریب آنے بھی نہیں دیتے تھے بلکہ منکران ضروریات دین واسلام کی ہمیشہ توہین فرماتے رہتے تھے حتیٰ کہ دامے درمے قلمے سخنے ہر پہلو سے تمام گمراہ بددین و بدمذہب نما کفار وغیرہم اشرار کی تردید فرماتے رہتے تھے۔تمام جہان کے مومنین ، مسلمین کے علاوہ خاص اپنے خادموں ، غلاموں ، مریدوں ، معتقدوں اور حلقہ بگوشوں کوتعلیم فرماتے رہتے تھے اور گمراہوں سے نفرت دلاتے رہتے تھے تاکہ سچا صحیح العقیدہ سنی مسلمان مسلم نما کافروں مرتدوں سے خلط ملط نہ رکھیں۔ظاہر و باطن مسلم نما کافروں سے برابر جدا رہیں تاکہ عقائد وایمان میں فطور کسی کے اندر پیدا نہ ہو کیونکہ بغیر درستگیٔ عقائد وایمان اعمال صالحہ سب نامقبول و مردود ہوجاتے ہیں۔

حضرات قارئین ! قابل غور وفکر بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ کی کرامت بے حد و بے شمار بلکہ ہر وقت و ہر آن کرامت ہی کرامت وخوارق عادات ظاہراً و باطناً ،قولاً وفعلاً ہمہ وقت ظاہر ہوا کرتی تھی تاہم سیدنا حضور غوث پاک ایمان و عقائد اسلام واحکام شرعیہ واوامر ونواہی کی تعلیم وتفہیم کومقدم جانتے تھے۔

اس لیے ضروری ہے کہ اب جو لوگ خصوصیت سے آپ کے سلسلے میں داخل ہیں اور آپ کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔وہ واقعات مذکور سن کر اور پڑھ کر آپ کے حال وقال وافعال پر غور کریں کہ ہم کیا کرتے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اور حضور پیرانِ پیر روشن ضمیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کیا کرتے تھے اور کیا تعلیمات دیا کرتے تھے۔

جب ہم نے ان کی تعلیمات کو یکسر بھلا دیا اور دنیا کی رنگینیوں پر فریفتہ ہو گئے تو ہم کیوں کر اور کیسے ان کے مریدوں میں شمار کئے جاسکتے ہیں؟

افسوس ہے کہ زمانۂ موجودہ کے ان علما اور فقرا پر جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور

صورت عالمانہ اور درویشانہ بنائے رہتے ہیں لیکن ایمان وعقائد اسلام کی درستگی سے منزلوں دور ہیں بلکہ بد مذہبوں، بد دینوں، کافروں، مشرکوں، مرتدوں یعنی وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغیوں، مودودیوں اور صلح کلیوں سے اتفاق واتحاد قائم کرتے اوران سے یارانہ دوستی گانٹھتے ہیں اور امتیاز ایمان وعقائد اسلام اٹھا بیٹھے ہیں، حتیٰ کہ حلال وحرام کی تمیز بھی اکثروں میں باقی نہ رہی پھر معرفت الٰہی وجستجوئے حقیقت و مجاہدات و ریاضات سے ایسوں کو کیا علاقہ، ایسوں کا حال حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے اس شعر کے مصداق ہے ؎

پیرے کہ کامرانی و تن پروری کند
او خویشتن گم است کرا رہبری کند

یعنی ایسا پیر جو مقصد برآری اور تن پروری میں لگا رہتا ہے وہ خود بھٹکا ہوا ہے تو دوسروں کی کیا رہبری کرے گا۔

لباس عالمانہ اور خرقہ درویشانہ زیب تن کر کے طلب دنیا میں مست اور آخرت سے برگشت صرف ترقی معاشرت اور دنیائے فانی کے حصول کو کمال جانتے ہیں۔

اے ایمان والو! خوب یاد رکھو کہ علمائے حقانی اور فقرائے ربانی، دولت مندوں، دنیا پرستوں، گمراہوں مشرکوں، کافروں اور کلمہ گو منافقوں، مرتدوں سے ہرگز ہرگز کوئی واسطہ اور کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقولۂ مقبولاں سے یہ ہے کہ ''دولت مندوں، گمراہوں اور غضب الٰہی میں پڑنے والوں کی صحبت ومحبت علماء، فقرا کے لیے زہر قاتل ہے۔'' بندگان مقبولان الٰہی کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہے کہ بمقدار ایک ذرہ بھی دوستی یا مروت دنیا پرستوں کی جس عالم یا جس درویش کے دل میں جگہ پکڑ گئی تو وہ عالم ربانی اور درویش صمدانی نہیں بلکہ مردود شریعت وطریقت اور حقیقت ہے۔

کاملین بندگانِ الٰہی فرماتے ہیں کہ فقیر اور عالم دین کو چاہیے کہ مشتبہ مال سے

نہ کھائے کہ اس سے قلب سیاہ ہوجاتا ہے اور قلب کی روشنی مٹ جاتی ہے، بلکہ حلال غذا بھی اتنی نہ کھائے کہ جس سے یادمولی تعالیٰ میں غفلت پیدا ہو، صحت و زندگانی جہانِ فانی کے مطابق غذائے قلیل پر اکتفا کرے کم کھانے کے یہی معنی ہیں۔ اور رات بھر غافل ہوکر نہ سوئے کہ اس سے بھی غفلت کی سیاہی غالب آجاتی ہے صرف بضرورت اتنا سونا چاہیے کہ حواس بگڑنے نہ پائیں، حتی الوسع رات کا زیادہ حصہ ذکر و فکر، مطالعہ اور عبادت الٰہی میں گزارنا چاہیے کہ کم سونے کے یہی معنی ہیں۔ عالم اور فقیر احکام اللہ اور احکام الرّسول کے خلاف کبھی ہرگز ہرگز کلام نہ کرے کہ خلاف شرع بات کرنے والے کے سارے اعمال برباد کردیئے جاتے ہیں کہ کم بولنے کے یہی معنی ہیں۔ امتیاز حق و ناحق کی تعلیم عالم اور فقیر کا شیوہ ہے، جس عالم اور فقیر نے امتیاز حق و ناحق کے موقع پر اگر اپنی زبان کو خلق میں بدنامی کے خوف سے روک رکھا تو وہ عالم وفقیر نہیں بلکہ گونگا شیطان ہے کہ عبد کا خوف کرتا ہے اور اپنے خالق سے نہیں ڈرتا۔''

(منقول از قادری مواعظ الوہاج ، اس کتاب کا تاریخی نام وہابیہ ذریاتِ دجّال ۱۳۷۸ھج، ص ۵۴-۵۵)

اس ایمان افروز تحریر پر تنویر کے بعد اسی طرح کی باتیں اگلی سطور میں مزید ملاحظہ کریں۔

سرکار اعلیٰ حضرت اپنے فتاویٰ میں نقل فرماتے ہیں:

''حضرت اسد الواصلین محبوب العاشقین سیدنا و مولانا حضرت حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب ''کاشف الاستار شریف'' کی ابتدا میں فرماتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین میر سید عبد الواحد بلگرامی بہت صاحب کمال شخصیت ہیں۔ وہ فلک ہدایت کے قطب، دائرۂ ولایت کے

مرکز، ظاہری و باطنی علم میں فوقیت رکھنے والے اصل تحقیق کے گھاٹوں کو چکھنے والے صاحب تصنیف وتالیف ہیں۔اس فقیر کا نسب چار واسطوں سے آپ تک پہنچتا ہے۔

سلوک وعقائد میں آپ کی مشہور اور شہرۂ آفاق تصنیف کتاب سنابل ہے۔ حاجیٔ حرمین سید غلام علی آزاد بلگرامی، اللہ انہیں سلامت رکھے۔ مآثر الکلام میں لکھتے ہیں کہ:-

جس وقت ۱۱۳۵ھ میں رمضان المبارک میں مؤلف اوراق نے دارالخلافہ شاہ جہاں آباد میں شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی۔میر عبدالواحد کا ذکر درمیان کلام میں آ گیا۔حضرت شیخ نے کافی دیر تک میر صاحب کے فضائل ومناقب بیان کیے اور فرمایا کہ ایک رات میں مدینہ منورہ میں اپنے بستر پر لیٹا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغت اللہ بروجی اکھٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں حاضر ہیں، صحابہ کرام اور اولیائے امت کی ایک جماعت بھی حاضر ہے۔آپ کی مجلس اقدس میں ایک شخص موجود ہے اور آپ اس کی طرف نظر کرم کرتے ہوئے مسکرا رہے ہیں اور اس سے باتیں کر رہے ہیں اور اس کی طرف بھرپور توجہ فرما رہے ہیں۔جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغت اللہ صاحب سے پوچھا یہ شخص کون ہیں جس کی طرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قدر توجہ فرماتے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ یہ میر عبدالواحد بلگرامی ہیں اور ان کی اس قدر احترام کی وجہ یہ ہے کہ کتاب سنابل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقبول ہوئی ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۸،ص ۴۸۵ تا ۴۸۶)

بارگاہِ رسالت میں اسی مقبول شدہ کتاب میں سیدنا حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:-

''**حکایت**: مخدوم شیخ جمال ساکن ہانسی حضرت مخدوم شیخ فرید علیہ الرحمہ کے

خلفاء میں سب سے بزرگ اور بلند پایہ تھے۔ایک روز حضرت مخدوم شیخ فرید احمد قدس سرہ نے اپنے بھانجے کوجس کا نام شیخ علی صابر تھاانہیں خلافت عطاء فرمائی اور شیخ جمال ہانسوی کی خدمت میں روانہ کردیااورفرمایا کہ ''اگرمیرے برادردینی شیخ جمال نے اس خلافت کوقبول کرلیاتوصحیح ہوگی ورنہ نہیں۔''

خیرجب آپ مخدوم شیخ جمال کی خدمت میں حاضرہوئے اورحضرت شیخ جمال علیہ الرحمہ نے ان سے جامۂ خلافت لے لیااورفرمایا کہ ابھی تم اس جامہ کی لیاقت نہیں رکھتے ہو۔وہ حضرت مخدوم شیخ فریدقدس سرہ کی خدمت میں واپس آئے اور تمام ماجرابیان کیا۔حضرت مخدوم نے فرمایا کہ شیخ جمال جس سے جامۂ خلافت لے لیں فریداس کودوبارہ خلافت نہیں دے سکتا۔

آج پیربھی کثرت سے ہیں اورمریدبھی کثیرہیں۔خلافت دینے والے بھی بہت ہیں اورجامۂ خلافت پہننے والے بھی کافی پیداہوچکے ہیں مگرایسے کہ ان کے حال کی شکایت سے دفترسیاہ ہوجائیں اورخودہم تدبیر بتانے والوں کا بھی یہی حال ہے ؎

نا سزائے کہ خرقہ در بر کرد
جامۂ کعبہ را جل خر کرد

یعنی جس نالائق نے خلافت کا خرقہ بغل میں دبایا یہ ایسا ہے گویا غلافِ کعبہ کو گدھے کا جھول بنادیا۔

اسی معنی میں مخدوم شیخ فریدقدس سرہ کے دوشعراورہیں ؎

ناداں ترست مرد گلہ گیر بے خرد
مرد کلاہ دہ بیقین سخت بے حیا
موشی کہ خود برخنہ نگنجد ز تنگیش
ببندد بخویش بار گراں در مضیق جا

سب سے زیادہ نادان اور احمق وہ شخص جو کلاہ لے لے اور کچھ بھی اس کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔اور ایسے کو کلاہ دے دینے والا بھی یقیناً سخت بدلحاظ ہے۔

وہ چوہا جو اپنے سوراخ کی تنگی کی وجہ سے اس میں خود نہیں سما سکتا۔وہ اپنی تنگ جگہ میں بھاری بوجھ کہاں ڈالے گا۔(سبع سنابل شریف مترجم،ص ۱۴۰-۱۴۱)

مذکورہ بالا تحریر سے قارئین اندازہ لگائیں اس زمانہ میں جب دین اور دینی تعلیم کا ہر چہار جانب غلبہ تھا اس زمانے میں اس قدر جانچ پڑتال کے بعد خرقۂ خلافت دیا جاتا تھا تو آج کے کمپیوٹر، موبائل و انٹرنیٹ اور فتنے کے زمانے میں خلافت و اجازت دینے کے لیے اہل اور نا اہل کی تحقیق وتفتیش کی کس قدر حاجت و ضرورت درپیش ہے؟

مذکورہ بالا حوالہ جات کو مسلمان بار بار پڑھیں اور دور حاضر کے تمام فتنوں سے اپنے آپ کو بچائیں۔ بالخصوص دنیادار، جعلی پیشہ ور اور ڈھونگی پیروں کے مکر وفریب اوران کے باریک داؤں و پیچ سے بچنے بچانے کے ساتھ ہی ساتھ ان کے جال میں پھنسنے سے اہل وعیال، دوست واحباب اور عزیز واقارب کو بھی بچائیں

بائیں رستے نہ جا مسافر سن! مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی گرگ بہر شکار پھرتے ہیں

(سرکار اعلیٰ حضرت)

فقط **فقیر قادری** عفی عنہ

۶/جمادی الآخرہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۸/نومبر ۲۰۲۵ء

تعارف نامہ

از۔حضرت علامہ مولانا **مفتی امان الرب صاحب قبلہ قادری رضوی** مدظلہ العالی

حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب خالص ومخلص سنی ہیں زاہد ومرتاض بزرگ ہیں بدرملت علیہ الرحمہ کے تربیت یافتہ ہیں آپ کی کوشش سے موجودہ رسالہ ''دورحاضر کی جعلی خلافت'' منظرعام پرآرہا ہے جسے مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ نے ترتیب دی ہے۔جعلی پیر کی نحوست کوصوفیائے کرام کے اس قول سے اس کوسمجھا جاسکتا ہے کہ من لا شیخ لہ شیخہ الشیطان یعنی جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے۔بلاشبہ یہ قول تزکیہ نفس اوراصلاحِ باطن کے لیے کسی مرشدِ کامل کی اہمیت کو واضح کرتا ہےاورجعلی وڈھونگی پیر سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جعلی پیر سے مرید ہونا گویا شیطان سے مرید ہونا ہے اس کا لگام شیطان کے اختیار میں ہے جدھر چاہے نچائے اس کا حقیقی کوئی رہبر نہیں۔میں مفتی عبدالواحد صاحب اورصوفی عبدالصمد صاحب کواس قیمتی تحریر پر لمبی عمر اورحق پر قائم رہنے کے لیے دعا کرتا ہوں۔ مجھے ان لوگوں سے دلی محبت ہے۔اللہ ان لوگوں کو سلامت رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین یارب العالمین۔

امان الرب رضوی بریلوی

قاضی شرع شہر گونڈہ وخادم الافتاء جامعہ امیر العلوم مینائیہ گونڈہ

۳؍شوال ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۳؍مارچ ۲۰۲۶ء

تاثرگرامی

ناشرمسلک اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضورتاج الشریعہ

حضرت مولانا الحاج **مفتی محمد عبدالرحمن قادری رضوی** صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ

استاذ ومفتی جامعہ اشرفیہ مسعودالعلوم، چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف وصدر تعلیمات رضا فاؤنڈیشن، نگرور بہرائچ شریف، یوپی

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ و حبیبہ الکریم

مجدد اعظم اعلی حضرت پیشوائے اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنے ایک فتوے میں تحریر فرماتے ہیں ''حسب تصریح ائمہ کرام پیر میں چار شرطیں لازم ہیں۔

اوّل:-سنّی صحیح العقیدہ۔

دوم:-علم دین بقدر کافی رکھتا ہو۔

سوم:-کوئی فسق علانیہ نہ کرتا ہو۔

چہارم:-اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح اتصال سے ملا ہو۔

اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور ناواقفی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا، بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ بدمذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۲۶ مطبوعہ برکات رضا پور بندر)

مرشدانِ طریقت کے پاس بزرگان دین ومشائخ کرام کی عطا کردہ اجازت و خلافت درحقیقت ایک امانت ہے۔ان پر لازم ہے کہ اس امانت کی حفاظت کریں اور اصل حقدار تک پہنچائیں۔ ورنہ قوم کو مرید کرنے کے لیے اگر معاذ اللہ کسی بد مذہب کو خلافت دے دی تو ڈر ہے کہ کہیں وہ خود قوم کو بدمذہب و بدعقیدہ نہ بناڈالے۔اگر کسی جاہل یا فاسق معلن کو خلافت سونپ دی تو کہیں وہ خود قوم کو گمراہ یا فاسق نہ کر

ڈالے۔حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ''بغیر علم کے فقیر ایسے ہی ہے جیسے بغیر پر کے پرندہ جو اڑ نہیں سکتا اور ہر وقت موت کے خطرے میں رہتا ہے۔'' اور فرماتے ہیں کہ'' بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ ہے۔ملعون شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے،اس کی بے علمی کے سبب بہت جلد اس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر اسے ضلالت وگمرہی کے گڑھے میں گرا دیتا ہے کہ نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایک پیر کے لیے عالم ہونا شرط ہے۔'' (ملخصا برکات قادریت)

جس طرح ایک صحیح پیر کے لیے مذکورہ چار شرطیں لازم ہیں یوں ہی قوم کو مرید کرنے کی خاطر خلافت واجازت کا اہل ہونے کے لیے بھی چاروں شرطوں کا ہونا لازم ہے۔ جب مرشدان طریقت و پیر حضرات کسی کو بزرگوں کی خلافت سے نوازنا چاہیں تو ان پر لازم ہے کہ پہلے اس کے بارے میں خوب اچھی طرح تحقیق کر لیں کہ اس میں پیر بننے کی چاروں شرطیں کامل طور پر پائی جاتی ہیں یا نہیں۔اگر وہ خلافت کا اہل نہیں پھر بھی اگر اسے قوم کو مرید کرنے کے لیے اجازت وخلافت دے دی تو حقیقت میں یہ بزرگوں کی عطا کردہ امانت میں خیانت ہوگی اور خیانت کرنے والا شخص فاسق ہے ایسی صورت میں نااہل کو خلافت دینے والے پیر کی پیری بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

مجاہد سنیت ناشر مسلک اعلی حضرت خلیفہ حضور بدر ملت صوفی با صفا حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ پر اللہ رب العزت اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرمائے کہ آپ نے اس پرفتن دور میں جعلی خلافتوں کے فتنے کا بھرپور احساس فرمایا اور ماہر ہفت لسان حضرت علامہ شاہ مفتی محمد عاشق الرحمن حبیبی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے تربیت یافتہ ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت فاضل گرامی حضرت علامہ مفتی محمد عبدالواحد صاحب قبلہ الہ آبادی مدظلہ النوری کو'' دور حاضر کی جعلی خلافت اور اس کی حقیقت'' کے عنوان پر ایک چشم کشا، دلائل و براہین سے مدلل و

مبرہن ایک مستقل رسالہ مرتب کرنے پر آمادہ کیا، ماشاءاللہ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنی مصروفیات کے باوجود خیر خواہیٔ امت کی خاطر مذکورہ عنوان پر قلم اٹھایا اور ایک مستقل رسالہ مرتب فرما کر اس عنوان کا حق ادا فرمایا۔فجزاہ اللہ احسن الجزاء، اور خود حضرت صوفی صاحب قبلہ نے بھی فتاوی رضویہ، رسائل رضویہ، سبع سنابل شریف اور قادری مواعظ الوہاج وغیرہ کتب معتبرہ کے حوالے سے ''پیش لفظ'' کے تحت کئی صفحات پر پیری مریدی سے متعلق ایک زبردست بصیرت افروز مضمون تحریر فرمایا پھر صدر الفقہاء خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی ابوالحسن قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی استاذ ومفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے ''دور حاضر کی جعلی خلافت اوراس کی حقیقت'' سے متعلق قران وحدیث اوراجماع امت کی روشنی میں مدلل ومبرہن فتوی تحریر کروایا پھر اس فتوے پر علمائے کرام وفقہائے عظام کی تصدیقات وتائیدات حاصل کی اوراسے طباعت واشاعت کے مرحلے سے گزار کر امت مسلمہ کے سامنے کتاب کی صورت میں پیش فرما کر بروقت امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی ہے۔مزید اس فتوے پر استاذی الکریم حضور محدث کبیر حفظہ اللہ تعالیٰ کی تائید وتصدیق فتوے کی قوت اور مضبوطی میں اضافہ کرتی ہے,۔اللہ ربّ العزت اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل حضور محدث کبیر، حضور صدر الفقہاء، حضور صوفی صاحب قبلہ، حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ اوراس فتوے کی تائید وتصدیق فرمانے والے جملہ علماء ومفتیان اہل سنت کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اورصحت وعافیت کے ساتھ عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین

خادم اہل سنت **محمد عبدالرحمن قادری رضوی**

خادم الافتاء والتدریس جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم، چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف، یوپی

یکم شوال المکرم ۱۴۴۷ھ/ مطابق ۲۰/مارچ ۲۰۲۶ء

تاثرگرامی

از خلیفۂ تاج الشریعہ، فاضل بغداد

حضرت مولانا انیس عالم صاحب سیوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے پیش نظر اس وقت حضرت مولانا محمد عبدالواحد عشقی قادری مدظلہ العالی استاذ جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم الہ آباد کا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے: ''دورِحاضر کی جعلی خلافت اوراس کی حقیقت''

اس کے مصنف نے وقت کی ضرورت اور موجودہ دور میں پیری مریدی کے نام پر برتی جانے والی بے راہ روی اور غیر شرعی حرکات پر قدغن لگانے کی غرض سے تحریر کیا ہے۔

اس مضمون میں جو باتیں لکھی گئی ہیں، میں بذاتِ خود اِن سے متفق ہوں۔

آج کل پیری مریدی کو لوگوں نے ایک دھندہ بنا لیا ہے۔ پیری مریدی کا دستور صوفیا کے یہاں کس غرض سے جاری ہوا لوگوں نے اسے یکسر نظر انداز کر کے خالص دنیاداری اور ظاہری شان وشوکت کے حصول کے لیے اسے ایک پیشہ بنالیا ہے۔

ایسے پیروں کی کمی نہیں جن کے عقائد اہلسنت کے خلاف ہیں۔ بعض ان میں وہابی خیال کے ہیں، جو پیری مریدی کے ذریعے سنیوں کو بدمذہب بناتے ہیں۔ قدیم سنّی خانقاہوں اور سادات کے گھرانوں میں رافضیت داخل ہوچکی ہے۔ بہت سے پیر اور سید صاحبان حضرت سیدنا مولیٰ علی کے بہانے صحابہ کرام کی توہین کے مرتکب ہورہے ہیں اور اسے حبّ اہلِ بیت تصور کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک بیماری بہت عرصہ سے عام ہے کہ پیر کہلانے والے شریعت وسنت سے کوسوں دور ہیں اگر ان کو متنبہ کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تصوف والے ہیں، ہمارا راستہ الگ ہے اور علما کا راستہ الگ۔ معاذ اللہ رب العالمین!

اسی قسم کے دواعی نے مصنف کو مجبور کیا کہ ان خرافات اور جہالتوں سے اہلسنت کو آگاہ کیا جائے۔

آج کے زمانے میں الہ آباد سے قریب سید سراواں میں ایک خانقاہ ہے جو تصوف کے نام پر اسلام اور کفر کا معجون بناتی ہے اس طرح کے خانقاہیوں سے اسلام کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

عوام اہلسنت کو یاد رکھنا چاہیے کہ سید سراواں کے ابومیاں، یا ناگپور کے مولانا غلام محمد خان، یا بھدرک کے فاسق وفاجر مولوی آل رسول بھدرکی یا نسیمی سلسلے میں مرید ہوکر اپنا دین وایمان برباد نہ کریں۔

جو لوگ پہلے سے کسی سبب ہو چکے ہیں ان کی بیعت باطل ہے کسی سنی صحیح العقیدہ پابند شرع پیر سے بیعت ہوں۔ وہابیوں نے روزہ نماز کے نام پر بہتوں کے ایمان کو تباہ کر دیا اسی طرح پیری مریدی کے بہانے ہزاروں سنیوں کو رافضیت کے گڈھے میں جاہل بے راہ رو پیروں نے پہنچا دیا۔

اللہ عزوجل مولانا موصوف اور ان کے رفقاء ومعاونین کو جزائے خیر دے اور ان کی اس کاوش کو قبول عام عطا کرے آمین

انیس عالم سیوانی

نائب قاضی شہر لکھنو

دورِحاضر کی جعلی خلافت اوراس کی حقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیا و مسلما

جانشین حضور مجاہد ملت، حامیٔ قدیم مسلک اعلیٰ حضرت، قاطع صلح کلیت اپنے وقت کے عظیم مفتی، مفکر، مناظر، مصنف، محقق، مدقق زبردست نقاد، اسرارِ تصوف سے واقف، راہِ سلوک سے آگاہ، منظورِ نظر اصفیاء طریقت کے حامل، شریعت پر عامل، شرکِ خفی، ریا، عجب، حسد، کینہ، حب مدح، حب جاہ، محبت دنیا، طلب شہرت، تعظیم اُمرا، ایسے امراض باطن سے دور رہنے والے، ہم جیسوں کو ان جیسے امراض سے دور رہنے کی تعلیم فرمانے والے، علم وعرفان ایسی بیش قیمتی دولت کو لوجہ اللہ تقسیم فرمانے والے، منبع فیوض وکمالات ذات بابرکات، ماہر ہفت لسان، بحر ذخار علم و عرفان، وحید الزمان حضور علامہ الشاہ مفتی محمد عاشق الرحمٰن خمار قادری رضوی حامدی حبیبی قدس سرہ العزیز اپنی مایۂ ناز کتاب ''مرد جوزاء مجاہد ملت'' میں فرماتے ہیں:

بیعت کی بہت سی قسمیں ہیں، انہی قسموں میں سے بیعتِ برکت اور بیعتِ طریقت بھی ہے، جس میں اجازتِ حقیقی یا معنوی ضروری ہے۔ معنوی کے لیے اس شخص کی ولایت مسلمۂ اکابر دین ہو تو قابل تسلیم ہے ورنہ ہر نابلد کھانے کمانے کے لیے مکاری پھیلا سکتا ہے اب ظاہری میں یہ باتیں پائی جانے لگیں۔ اسی بنا پر حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم القدسیہ کا ارشاد ہے ؎

ہے ریاکاروں کا شہرہ اور ریاکاری کی دھوم
بوریائے فقر بھی اب بے ریا ملتا نہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ ظاہرا اجازت ہی قابل اطمینان ہے نسبت اویسیت ہر بوالہوس کا کام نہیں۔ عالم رؤیا یا خواب یا کشف والہام کی اجازت بعض سلاسل میں مسلم ہے لیکن اس کی تمیز آسان نہیں۔

قارئین کرام! توجہ کریں! بار بار عبارت مذکور کو دیکھیں حضرت وحید الزماں قدس سرہ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ بیعت برکت اور بیعت طریقت کے لیے اجازت ظاہری بھی ہوتی ہے اور اجازت معنوی بھی لیکن معنوی کے لیے مجاز وخلیفہ کا اکابر دین کے نزدیک ولی ہونا مسلم اور قابل تسلیم ہوتو وہ مجاز اور خلیفہ تسلیم کیا جائے گا ورنہ ہر نابلد کھانے کمانے کے لیے مکاری پھیلا سکتا ہے یعنی معنوی طور پر اپنی نسبت کسی شیخ سے جوڑ سکتا ہے اسی لیے اکابر دین کے نزدیک اس کی ولایت کا مسلم ہونا ضروری ہے۔عصر حاضر میں ایسی نسبت معنوی کا صحیح معنی میں وقوع بہت متعذر ہے۔

اب رہا بیعت کے لیے اجازت ظاہری جو زیر بحث ہے کسی زمانے میں کسی معتبر شیخ سے اجازت ظاہری پا کر مجاز وخلیفہ بننے والے بیعت کے مالہ وماعلیہ سے واقف ہوا کرتے تھے اور اس کے شرائط پر کاربند ہوا کرتے تھے لیکن اس دور انحطاط میں ایسے مجاز وخلیفہ بھی عنقا ہوتے جارہے ہیں اب اجازت ظاہری میں بھی کھانے کمانے کا سلسلہ جاری ہوگیا ہے چنانچہ حضور وحید الزماں قدس سرہ نے استشہاد کے طور پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت ہم شبیہ غوث اعظم تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کا یہ شعر نقل فرمایا۔

ہے ریاکاروں کا شہرہ اور ریاکاری کی دھوم
بوریائے فقر بھی اب بے ریا ملتا نہیں

یعنی جو دعویٔ فقر کر رہا ہے اپنے کو پیر ظاہر کر رہا ہے شیخ کی سی صورت بنائے ہوئے ہے کثرت کے ساتھ مرید کر رہا ہے، سادہ لوح عوام بھی اسے اپنا رہبر ورہنما تسلیم کر چکی ہے اسے اپنا مرشد مان چکی ہے لیکن اس مدعی کا حال ریا سے خالی نہیں ہے، شہرت کا طالب ہے، دنیا کی محبت میں گرفتار ہے، جسے بوریائے فقر بن کر عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرنا چاہیے وہ کبر ونخوت اور ریا میں ڈوبا ہوا ہے۔

قارئین! ابھی کتنے سال گزرے ہی ہیں! اسی ہندوستان کی سرزمین جلیل

القدر علماء ذوی الاحترام اولیاء ذوی الفخام کے قدموں کی برکت حاصل کر رہی تھی ابھی بھی ایسی خوش نصیب آنکھیں اسی سرزمین پر موجود ہیں جو ان ذوات مقدسات کی زیارت سے سرفراز ہوئیں ہیں، ذوات مقدسات سے فقیر کی مراد حضور مفتی اعظم ہند، حضور مجاہد ملت، حضور صدر العلماء میرٹھی، حضور حافظ ملت، حضور بدر ملت، حضور تاج شریعت قدستہ اسرارھم ایسی ذوات ہیں جو طریقت کی راہوں سے حقیقی طور پر آشنا تھے شریعت پر مکمل طور پر کاربند تھے جن کا قال اور حال یکساں تھا یہی حقیقی پیر تھے شیخ تھے رہبر تھے رہنما تھے۔

قارئین! ہم آپ کو حضور مجاہد ملت قدس سرہ العزیز کا ایک معنیٰ خیز شعر سناتے ہیں جسے حضور وحید الزماں قدس سرہ نے فقیر کو سنایا تھا اور وہ شعر "مرد جوزاء مجاہد ملت" میں بھی ہے۔ ؎

جب حسن پرستی میں ہوئے شہرۂ آفاق
پھر کیوں نہ حبیب اس کے ہی بازار میں جائیں

حضور وحید الزماں قدس سرہ اس شعر کے متعلق مرد ''جوزاء مجاہد ملت'' میں فرماتے ہیں۔

''یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ حسن کے بازار میں ہی نہیں پہنچے تھے تو پھر حسن پرستی میں شہرۂ آفاق کیسے ہو گئے۔ اس کے جواب میں بندہ عرض کرتا ہے کہ ''یہاں جس حسن یعنی جمیل کا ذکر ہے وہ ہے جمیل ازلی یعنی باری تعالیٰ اس کی پرستش ومحبت میں آپ کو لوگوں نے بہت ہی مشہور کر دیا تھا۔ لیکن آپ کی نظر میں اس صفت میں ایسی شہرت کے لیے عبادت میں مزید صفا اور محبت میں مزید شدت کی ضرورت تھی یہاں حسن کے بازار میں جانے سے عبادت میں صفائے مزید اور محبت میں شدت مزیدہ کا حاصل کرنا مراد ہے اس طرح اس شعر کا مطلب یہ ہوا کہ جب اس جمیل ازلی کی پرستش میں لوگوں نے ہمیں اس طرح مشہور کر دیا تو پھر ہم اس کی

عبادت میں صفائے مزید اوراس کی محبت میں شدات مزیدہ کو کیوں نہ حاصل کریں۔

قارئین! اس مذکور شعر کے معنی پر غور کریں! حضور مجاہد ملت کی ذات برکات سے عرب وعجم واقف ہیں بڑے بڑے اکابر نے ان کو اپنا پیشوا تسلیم کیا۔ ان کے مجاہدہ کی دھوم ایسی مچی کہ ملت نے مجاہد کے لقب سے یاد کیا۔

ریاضت کا یہ عالم تھا کہ عام حالت کو چھوڑیے، جیل میں بھی روزے پہ روزے رکھتے، قیدیوں کے لیے مشعل راہ بنتے لیکن انکساری کا یہ عالم کہ حقیقی معنی میں حسن ازل کے پرستار ہونے کے باوجود ابھی حسن کے بازار میں جانے کی بات کر رہے ہیں۔

قارئین! یہی بوریائے فقر تھے جو بے ریا تھے جنہیں حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز کی نگاہ متلاشی تھی۔

اسی ''مرد جوزاء مجاہد ملت'' میں ہے: ''حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بارے میں ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ رات بھر نہیں سوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے بارے میں اس کام کے کرنے کی بات نہ کہی جائے جس کام کو میں نہیں کرتا ہوں۔ پھر آپ ساری رات نماز، دعا، اور گریہ وزاری میں گزارتے تھے۔

حاشیہ شرح وقایہ کے مقدمہ میں ہے:

و عن ابی یوسف قال بیننا انا امشی مع ابی حنیفة فسمع رجلا یقول هذا رجل لا ینام اللیل فقال ابو حنیفة لا یتحدث عنی بما لا افعله، فکان یحیی اللیل صلوٰة و دعا تضرعا۔

حضرات قارئین! اس قسم کے جتنے بھی واقعات ہیں ان سے ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ ہمیں اپنے احوال پر نظر رکھنا چاہیے، پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے پھر دوسروں کی اصلاح کی طرف قدم بڑھانا چاہیے اپنے مقام کی معرفت حاصل کرنی

چاہیے اور اسی مقام پر رہنا چاہیے کیونکہ اپنے مقام سے اوپر مقام پر خود کو ظاہر کرنا ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ دنیا اور دنیا داروں کی عزت کی کوئی حقیقت نہیں ان کی عزت طبیعت پر موقوف ہے جو عزت شریعت کے دائرے میں رہ کر میسر ہو وہی حقیقی عزت ہے۔ارشاد باری عزاسمہ ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔

یعنی حقیقی عزت اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور مومنین کے لیے ہے۔ یہاں عزت سے مراد حقیقی عزت ہے جو محمود ہے۔ نہ کہ دنیوی عزت جو مذموم ہے۔اللہ ہم سبھی کو ایسی حقیقی عزت سے سرفراز فرمائے۔آمین۔

بیعت اور بیعت کی حقیقت:

فقیر پُرتقصیر کو خلیفۂ بدر ملت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ دام ظلہ نے جس موضوع پر لکھنے کا حکم فرمایا وہ اس دور میں ایک حساس مسئلہ بن چکا ہے۔اس موضوع پر اکابر قدست اسرارھم کی کتابیں ہی بس ہیں ہمیں انہیں کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔

دورِ حاضر میں جس طرح کثیر فتنے رونما ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اسی طرح جعلی خلافت اور نام نہاد پیرا مریدی کا فتنہ زور پکڑے ہوئے ہے جس فتنے کا شکار سادہ لوح سنّی مسلمان ہو رہے ہیں خلافت پا کر پیر کہلانے والے دنیا کی طلب میں مگن ہیں، مرید لوگ ان سے فلاح دارین اور نجات آخرت کی امید لیے بیٹھے ہیں ایسے جیسے بیل سے دودھ کی امید۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ایسی خلافت کے متعلق حضور وحید الزماں قدس سرہ نے ایک محفل میں فرمایا تھا:

''یہ خلافت نہیں خالی آفت ہے۔''

حضور وحید الزماں قدس سرہ کا یہ فرمانا بے معنی نہیں ہے کیونکہ بیعت وخلافت کوئی دُنیوی ڈگری نہیں ہے یہ ایک دینی ذمہ داری ہے جس کے لیے کم سے کم چار

شرطیں ہیں جن کا بیان آئندہ صفحات میں ہم کریں گے۔

بیعت سے متعلق حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کی ''سبع سنابل شریف'' میں ہے: ''یاد رکھو کہ پیری مریدی، بیعت یعنی ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ رکھنے اور عہد باندھنے کا نام ہے جیسا کہ پیران طریقت نے اپنے ہاتھ سچے مریدوں کے ہاتھوں پر رکھے اور رکھتے ہیں اور کلمۂ استغفار اور توبہ کی تلقین کی اور کرتے ہیں۔ مریدوں سے عہد لیتے ہیں کہ "مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ یعنی جو رسول تمہیں دیں اُسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کر دیں اس سے باز رہو۔''

قارئین! حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کی مذکور عبارت پر غور کریں کہ بیعت صرف پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کا نام نہیں بلکہ ایک عہد ہے شریعت مطہرہ پر کاربند رہنے کا، کلمۂ استغفار اور توبہ کی تلقین کا۔ جب عام بیعت کے لیے اتنا ضروری ہے تو خلافت ایک خاص بیعت ہے جس میں مرید کو مجاز کیا جاتا ہے اسے بیعت کرنے کا اہل قرار دیا جاتا ہے اسے عوام اہل کا مرشد بنایا جاتا ہے تو ایسے عالم میں اس عہد مذکور کو پورا کرنا ایک مجاز وخلیفہ کے لیے کتنا اہم ہوگا۔ قارئین! آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پیر یا شیخ مفلح ہوتے ہیں جن سے ان کے مریدین اور پیروکار فلاح پاتے ہیں وہ حقیقی طور پر مفلح ہوں گے جبھی تو ان کے مریدین اور پیروکار فلاح پائیں گے! اگر وہی فلاح سے خالی ہوں گے تو ان کے ماننے والوں کو کیا ملے گا؟

امام اہلِ سنت سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ العزیز ''فتاویٰ رضویہ'' میں ایک مسئلہ کے تحت فرماتے ہیں: ''ایک یہ کہ بے پیر فلاح نہ پائے گا۔ حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی ''عوارف المعارف شریف'' میں فرماتے ہیں: "سمعت کثیرا من المشائخ یقولون من لم یر مفلحا لا یفلح" یعنی

میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔

دوسرے یہ کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے عوارف شریف میں ہے: "روی عن ابی یزید رضی اللہ عنہ انہ قال من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان۔"

یعنی سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے۔

"یجب علی المرید ان یتادب بشیخ فان لم یکن لہ استاذ لا یفلح ابدا ھذا ابو یزید یقول من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان۔"

یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیر فلاح نہ پائے گا۔

یہ ہیں ابو یزید کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

قارئین! امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلی حضرت قدس سرہ العزیز کی نقل کردہ مشائخ عظام قدست اسرارھم کی عبارات مذکورہ پر خوب غور کریں۔

ان عبارات سے پیران عظام کی عظمت روز روشن کی طرح عیاں ہے لیکن پیروں کی عظمت اور فضیلت ان کا مقام ومرتبہ ان کے عمل اور ان کے گفتار اور کردار ہی پر موقوف ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی اپنے کو پیر ظاہر کرے لیکن عمل سے خالی ہو علم سے بے بہرہ ہو فسق میں مبتلا ہو جب بھی اسے پیر تصور کیا جائے اور ان فضائل کا اہل قرار دیا جائے۔

جس فلاح کی طلب میں پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جاتا ہے ان سے نسبت رکھی جاتی ہے اس فلاح سے متعلق سیدنا سرکار اعلی حضرت قدس سرہ اسی ''فتاویٰ رضویہ''

میں ایک مسئلہ کے تحت جوفرماتے ہیں، اس کی تلخیص مع توضیح ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں ملاحظہ کریں!

''فلاح کی دوقسمیں ہیں:-

اوّل:- انجام کار رستگاری اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو یہ عقیدۂ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت ومریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔

توضیح:- فلاح بہر حال میسر ہوگی معاذ اللہ گناہوں کی سزا ملنے کے بعد ہر مومن مسلمان کو جنت میں جگہ نصیب ہوگی بشرطیکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو یہی عقیدۂ اہل سنت ہے اس کے لیے بیعت اور مریدی لازم اور ضروری نہیں۔

دوم:- کامل رستگاری کہ بے سبقت عذاب دخول جنت ہو اس کے دو پہلو ہیں۔

اوّل:- وقوع یہ مذہب اہل سنت میں محض مشیت الٰہی پر ہے جسے چاہے ایسی فلاح عطاء فرمائے اگرچہ لاکھوں کبائر کا مرتکب ہو اور چاہے تو ایک گناہ پر گرفت کر لے اگرچہ لاکھوں حسنات رکھتا ہو یہ عدل ہے اور وہ فضل۔

دوم:- امید یعنی انسان کے اعمال، افعال، اقوال، احوال ایسے ہونا کہ اگر انہیں پر خاتمہ ہو تو کرم الٰہی سے امید واثق ہے کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے یہی وہ فلاح ہے جس کی تلاش کا حکم ہے۔ اس لیے کہ کسب انسانی اسی سے متعلق ہے۔

یہ (فلاح) پھر دو قسم کی ہے۔

توضیح:- مکمل اور کامل نجات اور فلاح کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اپنے اعمالِ صالحہ کی بنا پر بے عذاب اور بغیر گناہوں کی سزا پائے داخل جنت ہو سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کے دو پہلو بیان فرمایا پہلا کامل رستگاری اور نجات کا وقوع یہ صرف اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے جسے چاہے ایسی فلاح عطا فرمائے اور

دوسرا پہلو کامل رستگاری اور نجات کی امید یہ بندہ کے اعمالِ صالحہ، افعالِ حسنہ، اقوال اور احوال کی اچھائی پر مبنی ہے اگر انہی پر اس کا خاتمہ ہو تو اللہ کے کرم سے امید قوی ہے کہ بلا عذاب جنت میں داخل کیا جائے۔ یہی وہ فلاح ہے جس کی تلاش اور جسے حاصل اور کسب کرنے کا بندے کو حکم دیا گیا ہے۔

یہ فلاح یعنی کامل رستگاری کی امید جس سے کسب انسانی متعلق ہے۔

پھر دو قسم کی ہے:

اول:- فلاح ظاہر حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر داروں کو مطلوب جس کی نظر صرف اعمال جوارح پر مقصود ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزہ کرلیا اور متقی بن گئے اگرچہ باطن ریا، عجب، حسد، کینہ، حب مدح و حب جاہ و محبت دنیا، طلب شہرت، تعظیم امراء، تحقیر مساکین و اتباع شہوات و مداہنت و کفران نعم و حرص و بخل و طول عمل و سوئے ظن و عناد حق و اصرار باطل و مکر و غدر و خیانت، غفلت و قسوت و طمع و تملق و اعتماد خلق و نسیان خالق و نسیان موت و جرأت علی اللہ و نفاق و اتباع شیطان و بندگیٔ نفس و رغبت بطالت و کراہت عمل و قلت خشیت و جزع و عدم خشوع و غضب نفس و تساہل فی اللہ وغیرہا مہلکات آفات سے گندہ ہو رہا ہو جی سے مزبلہ پر زربفت کا خیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست پھر کیا یہ باطنی خباثتیں ظاہر صلاح پر قائم رہنے دیں گی؟۔

فلاح ظاہر یہ کہ دل و بدن دونوں پر جتنے احکام الہیہ ہیں سب بجالائے نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے نہ کسی صغیرہ پر مصر رہے نفس کے خصائل ذمیمہ اگر دفع نہ ہوں تو معطل رہے ان پر کاربند نہ ہو مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کر کے ہاتھ کشادہ رکھے۔ حسد ہے تو محسود کی برائی نہ چاہے علی ھذا القیاس یہ جہاد اکبر ہے اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے۔

توضیح:- سبحان اللہ! سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فلاح ظاہر کی کیا

توضیح فرمائی ہے کہ بندہ صرف اصلاح ظاہر کر کے فلاح نہیں پا سکتا اس کے لیے نماز، روزہ، حج وغیرہ ظاہری اعمال کے اصلاح کی ساتھ اپنے باطن کی اصلاح بھی بہت ضروری ہے۔ پھر علاج بھی کیا عمدہ بتایا کہ اگر بندے کے قلب میں بخل ہے تو ہاتھ کو کھلا رکھے فیاضی اپنائے تو بخل جاتا رہے گا۔ اگر کسی سے حسد رکھتا ہے تو جس سے حسد ہے اس کی برائی نہ چاہے تو حسد جاتا رہے گا۔ اس پر قیاس کر کے دیگر امراض قلبیہ کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے اور یہ جہاد اکبر ہے۔

دوم:- فلاح باطنی کہ قلب و قالب رزائل سے متخلی اور فضائل سے متجلی کر کے بقا پائے شرک خفی دل سے دور کیے جائیں یہاں تک کہ "**لا مقصود الا اللہ**" (کوئی مقصود نہیں سوائے اللہ کے) پھر "**لا مشہود الا اللہ**"

(کوئی نظر میں نہیں سوائے اللہ کے) پھر "**لا موجود الا اللہ**"

(کوئی وجود ذاتی نہیں رکھتا سوائے اللہ کے) متجلی ہو یعنی اولا ارادہ غیر سے خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کے لیے ہے باقی سب ظل و پرتو یہ منتہائے فلاح و فلاح احسان ہے۔ فلاح تقوی میں تو عذاب سے دور اور جنت کا چین تھا اور فلاح احسان اس سے اعظم ہے کہ عذاب کا کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ و غم بھی ان کے پاس نہیں آتا۔ ارشاد باری ہے۔

"**اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ**۔"

یعنی خبردار! اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ بہر حال اس فلاح کے لیے ضرور پیر و مرشد کی حاجت ہے چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی۔

توضیح:- فلاح باطنی کو حاصل کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں، کسب سے اس فلاح کو پانا محال نہیں ہے لیکن یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے بندہ مکمل طور پر اس طرح شریعت پر کاربند رہے کہ اس کے افعال، اقوال، احوال مخالف شرع نہ ہوں۔ پھر ریاضت اور مجاہدہ کرے اور اس میں بھی مختلف قسم کی آزمائشیں اور شیاطین کی طرف

سے دھوکے کے خطرات ہیں اس لیے کسی شیخ کی نگرانی ضروری ہے۔ سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے ریاضت اور مجاہدہ کی پہلی سیڑھی جسے قرار دیا وہ آپ کے الفاظ" شرک خفی دل سے دور کیے جائیں" سے ظاہر ہے، دل سے شرک خفی یعنی ریا کو دور کرنا اور اسے نکالنا کتنا مشکل ہے

صوفیائے کرام میں سے کسی کا قول جسے میں حضور وحیدالزماں قدس سرہ سے سنا تھا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

وہ قول یہ ہے:

"لقلع الجبال من رأس الابرة أيسر من اخراج الرياء عن القلب۔"

یعنی سوئی کی نوک سے پہاڑ کھودنا یہ آسان ہے ریا کو قلب سے نکالنے سے

اسی معنی میں حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

" نزع الجبال من مواضعها أيسر من نزع الريا من قلب العبد۔"

یعنی دل سے ریا نکالنا پہاڑوں کو ان کی جگہ سے اکھاڑنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

ریا کسے کہتے ہیں اس کے لیے حضرت قاضی فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرنا کافی ہوگا جسے رسالہ قشیریہ شریف میں دیکھا جاسکتا ہے:" ترك العمل لأجل الناس هو الريا و العمل لأجل الناس هو الشرك۔"

یعنی لوگوں کی خاطر عمل ترک کرنا ریا ہے اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک اصغر ہے۔

قارئین حضرات! آپ نے دیکھا کہ ریا کو قلب سے نکالنا کتنا مشکل ہے۔ اسی لیے سیدی سرکار اعلی حضرت نے فرمایا:" بہرحال اس فلاح کے لیے پیرومرشد کی

حاجت ہے'' یعنی ایسا پیر ومرشد جو راہ سلوک میں اپنے مرید کی رہنمائی کرے تا کہ اس راہ کی آزمائشوں میں کامیاب اور شیاطین کے دھوکہ سے محفوظ ہو سکے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کی فلاح باطنی سے سرفراز اولیاء اللہ ہی ہوتے ہیں اسی لیے انہیں کے حق میں ارشاد باری ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

یعنی اولیاء اللہ فلاح یافتہ ہیں انہیں دنیا کی عزت اپنی طرف راغب نہیں کر سکتی اسی لیے انہیں کسی کا خوف وڈر نہیں ہوتا۔ دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بے رغبت ہوتے ہیں، اس لیے کسی چیز کے نہ ملنے یا ملنے کے بعد اُن کے چلے جانے کا انہیں غم بھی نہیں ہوتا۔

قارئین! ان مذکورہ توضیحات سے آپ بخوبی اندازہ لگا چکے ہوں گے کہ حقیقی پیر ومرشد کا حال کیسا ہوتا ہے۔ لیکن آج کل کے نام نہاد پیر اور خلیفہ کہے جانے والوں کا حال بالکل مختلف ہے ایسے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور وحید الزماں قدس سرہ منقبت درشان حضور مجاہد ملت قدس سرہ میں فرماتے ہیں:

مجاہد وہ تھے جو شرکِ خفی سے دور رہتے تھے،
وہ کیا ہیں جو مجاہد کے یہاں رہتے ہیں کھاتے ہیں،
کہاں شرکِ جلی کر کے مسلماں لوگ ہوتے ہیں،
کہاں شرکِ خفی کر کے ولایت لوگ پاتے ہیں۔

فلاحِ ظاہر ہو یا باطن بہر حال اس کے لیے مرشد کا ہونا ضروری ہے، اسی لیے سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ مرشد کی دو قسمیں بیان فرماتے ہیں:

اوّل: -مرشد عام کہ کلام اللہ وکلام الرسول ائمہ شریعت وطریقت وکلام علمائے دین اہلِ رشد وہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علماء، علماء کا رہنما کلام ائمہ، ائمہ کا مرشد کلام الرسول، رسول کا پیشوا کلام اللہ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم فلاح

ظاہر ہو یا فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں جو اس سے الگ ہے بلا شبہ کافر ہے یا گمراہ ہے اور اس کی عبادت برباد وتباہ ہے۔

دوم:- مرشد خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ یہ مرشد خاص جسے پیر وشیخ کہتے ہیں۔ پھر دو قسم ہے۔

توضیح:- سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے مرشد کی دو قسمیں فرمائیں۔ مرشد عام اور مرشد خاص مرشد عام کے بغیر کوئی سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ مرشد عام علی حسب المراتب ہیں عوام کا مرشد علماء کے ارشادات اور اقوال ہیں علمائے کرام کا مرشد ائمہ مجتہدین کا مذہب ہے اور ائمہ مجتہدین کا مرشد احادیث نبوی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرشد کلام اللہ ہے۔

اب رہا مرشد خاص جو زیر بحث ہے اس کے لیے سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے فرمایا: ''بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے'' یعنی مرشد خاص کا سنّی عالم ہونا، صحیح العقیدہ، صحیح الاعمال ہونا، اور جامع شرائط بیعت ہونا ضروری ہے۔

پھر سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ اس مرشد خاص کی دو قسمیں بیان فرماتے ہیں:

اوّل:- شیخ اتصال (بنائے فوقانی) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لیے چار شرطیں ہیں:

(۱) شیخ سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اِذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا۔ اس میں

فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوس اس میں اذن وخلافت دیتے چلے آتے ہیں۔ یا سلسلہ فی نفسہ اچھا تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہو جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال نہ ہوگا۔ بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے۔

(۲) شیخ سنّی العقیدہ ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں حتی کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کے لیے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دستے نباید داد دست

یعنی بہت سے ابلیس انسانی شکلوں میں ہیں پس ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔

(۳) عالم ہو۔ اقول علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر و اسلام ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں، کل ہو جائے گا۔ ع

فمن لم یعرف الشر فیوما یقع فیه۔

یعنی جو شر سے آگاہ نہیں ایک دن اُس میں پڑ جائے گا۔

صدہا کلمات وحرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں۔ اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کے قول یا فعل سے کفر سرزد ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے تو یہ بھی کر لے مگر وہ جو سجادہ مشیخیت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔

"واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم۔"

یعنی جب اس سے کہا جائے اللہ تعالی سے ڈرتو اسے اور ضد چڑھی ہے گناہ کی۔
اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا، اتنا کہ آپ توبہ کرلیں گے۔
قول وفعل کفر سے جو بیعت فسخ ہوگئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگر چہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیوں کر گوارا کرے، نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑیں لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہذا علم عقائد ہونا لازم ہے۔
(۴) فاسق معلن نہ ہو۔ اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعثِ فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب ہے۔
دونوں کا اجتماع باطل، تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارۂ فاسق ہے۔
"فی تقدیمۃ للامامۃ تعظیمۃ قد وجب علیھم اھانۃ شرعاً"
یعنی امامت کے لیے اسے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ہے۔

عصر حاضر میں شرائط بیعت کا فقدان اور جعلی خلافت کا ثبوت

حضرات قارئین! گذشتہ صفحات سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ بیعت کرنے کے لیے شرائط بیعت کا پایا جانا کتنا ضروری ہے۔ سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے چار شرطوں کا ذکر فرمایا ہے: (۱) شیخ کا سلسلہ متصل باتصال صحیح ہو (۲) شیخ سنّی صحیح العقیدہ ہو (۳) عالم ہو (۴) فاسق معلن نہ ہو۔

پہلی شرط: پیر کے سلسلہ کا متصل باتصال صحیح ہونا:

پیر جس سلسلہ میں مرید کر رہا ہے وہ سلسلہ منقطع نہ ہو اور وہ پیر باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہو یعنی بیچ میں کوئی ایسا شیخ نہ ہو جو بعض شرائط کے منتفی ہونے کی وجہ سے قابل بیعت نہ ہو۔ اس موقع کی مناسبت سے فقیر اپنے شیخ محترم استاذ الاساتذہ حضور وحید الزماں قدس سرہ کے "مرد جوزاء مجاہد ملت" میں نقل کردہ

ایک گزشتہ واقعہ کو بیان کرنا مناسب سمجھتا ہے۔

مرد جوزاء میں ہے ''احمد رائے بریلوی کے صحیح العقیدہ ہونے یا نہ ہونے، موصوف کے سلسلہ کے متصل ہونے یا نہ ہونے اور سلسلے میں بیعت کرنے کے صحیح ہونے یا نہ ہونے سے متعلق مالدہ کے لوگوں میں نزاع پیدا ہوگیا تھا۔جس سے متعلق استفتاء حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے دارالافتاء کو بھیجا گیا وہ استفتاء حسب ذیل ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حضرت مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۲۶۵ ھج میں ایک کتاب ''سیف الجبار'' تصنیف کی جس میں حضرت ممدوح نے پیشوائے وہابیہ ملّا اسماعیل دہلوی کی گمراہیوں کو بے نقاب فرمایا ہے اوراس کے ساتھ سید احمد رائے بریلوی کے بھی کچھ حالات بیان کیے ہیں، جس سے واضح ہے کہ سید احمد رائے بریلوی صاحب ملّا اسماعیل دہلوی کی اشاعت گمراہی سے متفق اور راضی تھے۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سید احمد رائے بریلوی کو سنی صحیح العقیدہ مانا جائے یا فاسد العقیدہ گمراہ قرار دیا جائے اور یہ کہ سید احمد رائے بریلوی کے سلسلہ میں بیعت ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور جولوگ رائے بریلوی کے سلسلہ میں بیعت ہیں وہ اپنی بیعت باقی رکھیں یا توڑ دیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: **حفیظ الدین رضوی**

مقام وپوسٹ اتر دریاپور ضلع مالدہ بنگال

۲ ربیع الآخر ۱۳۹۴ ھج

اس استفتاء پر خود حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے فتویٰ اسی روز صادر فرمایا جس پر دارالافتاء میں نمبر ۱۸۵ / ۸۲ پڑا۔وہ فتویٰ حسب ذیل تھا:-

جواب نمبر ۱۸۵ / ۸۲

۷۸۶

الجواب:- حضرت محترم علامہ مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ علیہ نے جو بعض احوال سید احمد کے لکھے ہیں، ان کی بنا پر سید احمد صاحب جس سلسلے میں آتے ہیں، وہ سلسلۂ بیعت صحیح نہیں، وہ منقطع ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

حضرت علامہ فضل رسول علیہ الرحمہ اہل سنت کے معتمد ہیں انہوں نے جو حال تحریر فرمایا اس کا اعتبار لازم ہے۔

فقیر مصطفی رضا خاں غفرلہ

۲ ربیع الآخر ۱۳۹۴ھ

(مہر مفتی اعظم ہند)

مہر رضوی دارالافتاء محلہ سوداگران، بریلی شریف

مالدہ کے لوگوں میں نزاع کی وجہ یہ بنی کہ وہاں حضور مجاہد ملت قدس سرہ کے مریدین بھی تھے اور مولانا ابوالوفاء فصیحی غازیپوری کے مریدین بھی جب آپس میں ایک دوسرے کا شجرہ دیکھا تو ابوالوفاء فصیحی صاحب کے شیوخ میں احمد رائے بریلوی کو پایا، اسی لیے نزاع واقع ہوگیا جب اس کی خبر ابوالوفاء فصیحی صاحب کو ہوئی تو ان جناب نے یہ کہا کہ اسماعیل دہلوی کی بات اور ہے حضرت سید احمد صاحب ہر زد اور نشانے سے محفوظ مصون ہیں۔

حضور مجاہد ملت قدس سرہ اس بات کے ظاہر ہونے سے قبل مولانا ابو الوفاء صاحب کے ساتھ دینی سرگرمیوں میں شریک ہوا کرتے تھے لیکن اس بات کے سامنے آنے کے بعد آپ نے فصیحی صاحب سے ہر قسم کے تعلقات منقطع فرمالیے اور مذکورہ فتویٰ کے ساتھ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر شائع ہوئی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم و علی آلہ و صحبہ و ابنہ و

حزبہ اجمعین

فقیر غفرلہ القدیر کے نزدیک مولانا ابو الوفاء صاحب غازیپوری کا لکھنا کہ ''حضرت سید احمد صاحب ہر زد اور ہر نشانے سے محفوظ ۔مصون ہیں (انتہی بلفظہ) غلط ہے۔

لہٰذا ان کے سلسلے میں جو لوگ داخل ہیں، انقطاع سے بچنے کے لیے دوسرے صحیح و متصل سلسلہ میں ان کو بیعت کر لینا چاہیے۔فقیر اس کو ثابت کرنے کے لیے اصالۃ یا وکالۃ ہر طرح تیار ہے۔ان اریدالا الاصلاح و ما توفیقی الا باللہ و ھو الھادی الی سواء السبیل الھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

فقیر محمد حبیب الرحمن قادری غفرلہ اڑیسوی

۱۵ر شعبان المکرم ۱۳۹۴ھج مطابق ۳ر ستمبر ۱۹۷۴ء بروز سہ شنبہ

قارئین حضرات! مذکورہ واقعہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ پیر کے سلسلے کا متصل ہونا کتنا ضروری ہے اسی لیے سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے فرمایا''بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے''

دوسری شرط: پیر کا سنّی العقیدہ ہونا:

پیر کا سنّی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے آپ سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ کے ان الفاظ پر غور کریں!

''بد مذہب و گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔''

آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں حتی کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کے لیے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے ہوشیار خبردار احتیاط! احتیاط!

سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے اپنے وقت کے گمراہ بد مذہب پیروں کو تین درجوں میں رکھا ہے: (۱) بددین (۲) بے دین (۳) حتی کہ وہابیہ۔

پھر آپ نے ان کے پیرامریدی کے جال سے بچانے کے لیے عوام اہلِ سنت کو متنبہ کرتے ہوئے تاکید افرمایا ہوشیار! خبردار! احتیاط احتیاط!

آپ غور کریں! اس وقت اتنی تاکید کی ضرورت تھی جبکہ جامع شرائط پیروں کی کثرت تھی آج جبکہ جامع شرائط پیروں کی قلت ہے ہر طرف بد مذہبی اور گمراہی عام ہے جسے دیکھو! صلح کلیت کی تبلیغ کر رہا ہے، رافضیت کو فروغ دے رہا ہے، تصوف کی آڑ میں شریعت کی مخالف کر رہا ہے، بد مذہبوں اور بدعقیدوں کو برا بھلا کہنا تو دور اس سے گہرے روابط رکھ رہا ہے، ان سے میل جول کو درست ٹھہرا رہا ہے، ایسے نام نہاد پیروں سے عوام اہل سنت کو بچانے کے لیے کس قسم کی تاکید کی ضرورت ہے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

تیسری شرط: پیر کا عالم ہونا:

پیر کے لیے فقہ کا اتنا علم بس ہے کہ اپنی حاجت کے سب مسائل جانتا ہو اور حاجت پیش آنے پر اس کا حکم کتاب سے نکال سکے دیگر علوم وفنون میں ماہر ہونا ضروری نہیں لیکن اپنی حاجت کے مسائل جاننا جو شرط ہے اس کا فقدان بھی اکثر پیر کہلانے والوں میں دیکھا جا رہا ہے۔ جسے دیکھو! وہی پیر کہلانے، مریدوں کی ٹیم بڑھانے کی فکر میں مبتلا ہے۔ فقیر نے ایسے ایسے باکمال لوگوں کی زیارت کی ہے جنہیں اکابر نے خلافت سے سرفراز بھی فرمایا ہے۔ لیکن جب کوئی ان سے بیعت کی درخواست کرتا ہے تو یہی کہتے ہیں کہ ''ابھی میں ٹھیک سے مرید ہی کہاں ہوا ہوں جو پیر بنوں'' حالانکہ وہ شیخ ہیں پیر بن سکتے ہیں یہ ان کی انکساری ہے جو ایسا فرماتے ہیں۔

افسوس! صد افسوس! حالات اس وقت اس قدر بگڑ گئے ہیں کہ ٹھیک سے اردو پڑھنا لکھنا نہیں آتا ہے پیر بن جاتے ہیں۔ فقیر کے شاگردوں میں کچھ ایسے طلبہ تھے

جو بھیڑ میں فقیر سے پڑھتے تھے وہ ٹھیک سے چند سطر املا بھی نہیں لکھ سکتے تھے ان میں کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ من مانی کرنے والے کسی پیر سے اس کو خلافت مل گئی ہے، اُس نے پیری مریدی شروع کر دی۔ اسی طرح کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کے اجداد میں کوئی پیر تھے یہ بھی ان کی گدی پر بیٹھ کر پیرا مریدی شروع کر دیا۔ اگر یہ سب ٹھیک سے علم حاصل کرتے چاہے اپنی ضرورت ہی بھر اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوتے کسی جامع شرائط پیر سے خلافت حاصل کرتے فسق و فجور سے بچتے پھر پیرا مریدی کرتے تو کسے اعتراض ہوتا؟

اسی لیے تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے فرمایا:

اہلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہما مرد خدا ملتا نہیں

چوتھی شرط: پیر کا فاسق معلن نہ ہونا:

پیر علانیہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب یا کسی صغیرہ گناہ پر مصر نہ ہو۔ فتاویٰ رضویہ میں ایک مسئلہ فسق و فجور میں مبتلا ایک گمراہ پیر سے متعلق ہے:-

مسئلہ:

زید بغیر پردہ عورتوں کو مرید کرتا ہے اور ان بے پردہ عورتوں کو اپنے پاس بٹھاتا ہے بات بھی کرتا ہے، بجائے داڑھی منڈانے کے خصی کرنے کا حکم دیتا ہے، عالموں کی غیبت کرتا ہے، اذان اور صلوٰۃ اور تکبیر اپنے کانوں سے سنے مگر نماز کے لیے مسجد نہیں آتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ خدا تک براہ راست پہنچا دے گا۔

جواب:

اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، ایسا شخص اور اس کے پیروکار سب گمراہ ہیں اور یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست اللہ تک

پہنچا دیتا ہے، اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ بے واسطۂ رسول، اگر یہ ہی مراد ہے تو صریح کفر ہے۔

قارئین! آپ خود فیصلہ کریں! اس دور پرفتن میں پیر کہلانے والے کیا فسق و فجور سے بچتے ہیں یا نہیں؟ اگر کوئی پیر کہلانے والا علانیہ فسق و فجور سے نہیں بچتا ہے، تو کیا اسے پیر بننے کا حق ہے؟ کیوں کہ پیر لائق تعظیم ہوتا ہے اور فاسق معلن لائق توہین۔

علانیہ فسق و فجور کرنے والے ایسے نام نہاد پیر اپنی مشیخیت ظاہر کرنے کے لیے ایسا کہتے ہیں کہ طریقت الگ ہے شریعت الگ ہے۔ حالانکہ یہ ان کی بیہودگی ہے اور نا اہلی ہے۔ اکابر قدست اسرارھم کی کتابیں اس قسم کے قول کی تردید میں بھری پڑی ہیں ہم صرف عوارف المعارف مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شیخ عبداللہ تستری کا قول نقل کرتے ہیں جسے اکثر محفلوں میں حضور وحید الزماں قدس سرہ سنایا کرتے تھے۔ وہ قول یہ ہے: **مَنْ تصوَّف ولم یتفقه فقد تزندق مَنْ تفقَّهَ ولم یتصوف فقد تفسق ، ومن جمعَ بینهما فقد تحقَّق۔**"

یعنی جس نے فقہ سیکھے بغیر تصوف اختیار کیا وہ گمراہ زندیق بن گیا اور جس نے تصوف کے ذوق کے بغیر صرف فقہ سیکھی وہ فاسق بنا اور جس نے دونوں کو جمع کرلیا وہ حقیقت کو پہنچا۔

حضرات قارئین! قول مذکور سے واضح ہو چکا کہ شریعت کے بغیر طریقت کو اپنانا گمراہی اور بے دینی کی طرف قدم بڑھانا ہے۔

شیخ اتصال (یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے) اس کے لیے جو چار شرطیں تھیں ان کا بیان مکمل ہوا اب شیخ یعنی مرشد خاص کی دوسری قسم کو بیان کرتے ہوئے سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:-

دوم:- شیخ ایصال کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس کے فسادات و مکائد شیطان و مصائر ہوا سے آگاہ ہو دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے ، نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب عوارف میں فرمایا یہ دونوں قابل پیری نہیں۔

توضیح:- شیخ ایصال حقیقۃ شیخ مرشد، ہادی برحق اور واصل حق ہوتا ہے یہی نفس کی چالوں ، شیطان کے مکر وفریب سے آگاہ ہوتا ہے الغرض وہ ولی کامل ہوتا ہے فلاح یافتہ ہوتا ہے۔

ایک وقت تھا کہ ایسے شیوخ ایصال جو منزل مقصود و مطلوب تک پہونچے ہوئے ہوتے تھے اپنی خانقاہوں تربیت گاہوں سے سالکین الی اللہ ومجاہدین فی اللہ کی تربیت کرتے چلہ کشی کراتے تھے لیکن آج کل کی خانقاہیں ان باتوں سے خالی نظر آتی ہیں کیونکہ ان جیسے شیوخ اب نہیں رہے۔

پھر سرکار اعلی حضرت قدس سرہ بیعت کی دو قسمیں تحریر فرماتے ہیں:

اوّل:- بیعت برکت کہ صرف تبرک کے لیے داخل سلسلہ ہوجانا آج کل عام بیعتیں یہی ہیں، وہ بھی نیک نیتوں کی ، ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کے لیے ہوتی ہے۔ وہ خارج از بحث ہے۔اس بیعت کے لیے شیخ کہ شرائط اربع کا جامع ہو بس ہے۔

اس بیعت برکت کے چند فوائد ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

یہ بیعت مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد۔

محبوبانِ خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھا جانا اس سے سلسلہ متصل ہونا۔

ان کے خاص غلاموں سالکان راہ سے اس امر میں مشابہت۔

ان غلامانِ خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہوجانا۔

محبوبانِ خدا آیہ رحمت ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں ۔ امام یکتا سید ابو الحسن نور الملۃ و الدین علی قدس سرہ ''بہجۃ الاسرار شریف'' میں فرماتے ہیں: حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ آپ کے مریدوں میں شمار ہوگا؟ فرمایا:

''من انتمی الی و تسمی لی قبلہ اللہ تعالیٰ و تاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ، و ھو من جملۃ اصحابی و ان ربی عز و جل وعدنی ان یدخل اصحابی و اھل مذھبی و کل محب فی الجنۃ۔''

یعنی جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (والحمدللہ رب العالمین)

آج کل کی بیعت، بیعت تبرک ہے:

سیدی سرکار اعلی حضرت قدس سرہ نے واضح فرما دیا کہ آج کل کی عام بیعتیں صرف تبرک کے لیے ہیں، وہ بھی اس وقت جب نیک نیتی کے ساتھ ہو، ورنہ اگر اغراضِ فاسدہ مثلاً کھانے کمانے، ریا، دکھاوا وغیرہ کے لیے ہو، وہ حقیقۃً بیعت ہی نہیں، چہ جائیکہ بیعت تبرک۔ لیکن اس بیعتِ تبرک کے لیے بھی چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے، جس کا ذکر ماقبل میں ہو چکا۔

قارئین! موقع کی مناسبت سے سلطان المناظرین امام التارکین حضور مجاہد ملت قدس سرہ کا ایک قول نقل کرتے ہیں جو ''مرد جوزاء مجاہد ملت'' میں ہے:

’’حضور مجاہد ملت قدس سرہ نے فرمایا‘‘ میں نے شروع میں چند لوگوں کو اپنا مرید کیا تھا۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ ہم کیا پیر ہیں۔ پیر ہیں تو حضرت غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تب میں نے اپنا مرید کرنا ترک کر دیا۔ اب میں کسی کو مرید کرتا ہوں تو اپنے واسطے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید کرتا ہوں۔‘‘

اسی لیے آپ (حضور مجاہد ملت) ’’میرے مریدین‘‘ کے الفاظ نہیں استعمال فرماتے تھے۔ ’’برادرانِ طریقت‘‘ کے الفاظ استعمال فرماتے تھے۔

بیعت کی دوسری قسم بیان کرتے ہوئے سرکار اعلی حضرت قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:-

دوم:- بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہوکر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق واصل حق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردے اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک ومتصرف جانے، اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے، کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لیے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے صحیح نہ معلوم ہوں انہیں افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے، اپنی عقل کا قصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں اعتراض نہ لائے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہوکر رہے۔

یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود ومشائخ مرشدین ہے، یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے، یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے، جسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع و الطاعۃ فی العسر و الیسر و المنشط و المکرہ و ان لا ننازع الامر اھلہ۔"

یعنی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے

کسی حکم میں چون و چرا نہ کریں گے۔

توضیح: قارئین ! ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ اس قسم کی بیعت جسے بیعت ارادت کہتے ہیں عام بیعت نہیں یہ سالکین راہ خدا کی بیعت ہے اس میں مرید کے ارادے کا سلب ہوتا ہے اور مراد یعنی مرشد کے ارادے کا ایجاب۔ اس راہ میں قدم رکھنا آسان نہیں، دعویٰ تو کوئی بھی کرسکتا ہے۔

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و سامان خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ با صفا ملتا نہیں

دورِحاضر میں جعلی خلافت و بیعت کے چند نمونے:

دورِحاضر میں نام نہاد خلفاء کئی قسموں کے ہیں کچھ خلیفہ وجانشین کہلانے والے ایسے ہیں کہ ان کے آباء واجداد پاس شریعت رکھنے والے علم دین سے آراستہ اور طریقت پر عمل کرنے والے تھے لیکن یہ ناخلف برسرمنبر شریعت کی دھجیاں اڑا رہے ہیں علم سے بے بہرہ ہیں اور طریقت سے تو دور تک واسطہ نہیں ہے لیکن یہ اپنے آباء و اجداد کی قبروں پر بیٹھ کر ان کی ہڈیوں کو بیچ رہے ہیں ایسوں ہی سے متعلق ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

میراث میں آئی ہے انھیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن

اور کچھ ایسے خلیفہ کہلانے والے ہیں کہ خود ان کے آباء واجداد کسی لائق نہ تھے اور نہ وہ خود کسی لائق ہیں لیکن کسی پیر سے خلافت مل جانے کی وجہ سے خلیفہ بنے دورہ پر دورہ کررہے ہیں، نہ انھیں دین کی پرواہ ہے نہ آخرت کی بس دنیا طلبی میں مگن ہیں۔

اور کچھ ایسے خلیفہ اور پیر کہلانے والے ہیں جو گمرہی اور ضلالت کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

(۱) مثلاً حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جھوٹی نسبت والے نام نہاد

مداری پیر جبکہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی نے سبع سنابل شریف میں یہ وضاحت فرمادی ہے کہ حضرت شاہ مدار رحمہ اللہ علیہ کا سلسلہ منسوخ ہو چکا ہے جب سلسلہ ہی منسوخ ہو چکا تو اس میں پیری مریدی کرنا نیز خلافت واجازت دینا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

(۲) مثلاً ولی برحق حضرت وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جھوٹی نسبت کرنے والے نام نہاد وارثی پیر جومختلف قسم کے حرام کاموں کو کھلم کھلا کرتے ہیں نیز طرح طرح کے گمراہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۳) مثلاً سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کی شاخ سلسلہ ابوالعلا یہ کے بانی حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کرنے والے اس دور کے اکثر نام نہاد ابو العلائی پیر یہ بھی طرح طرح کے حرام کاموں نیز قسم کے قسم کے خرافات میں ملوث نظر آتے ہیں حتی کہ کچھ گمراہیت میں بھی گرفتار ہیں۔

(۴) مثلاً بھدرک اڑیسہ کے سید نسیم اختر اوراس کے نام نہاد خلفا اور پیروکار۔ کسی زمانے میں نسیم اختر عرف نسیم سرکار کے صرف خلافِ سنت لمبے بال تھے لیکن بعد میں اس کے متعلق مختلف قسم کی خلافِ شرع کئی باتوں کا انکشاف ہوا۔ چنانچہ اس زمانے کے ۵۲ رمفتیانِ کرام کا متفقہ فیصلہ صادر ہوا، خصوصاً سرکار تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا فتویٰ، جس میں اس کے بعض اقوال کو لزوم کفر کی بنا پر عندالفقاء کفر کہا گیا ہے اور قائل کو اس کے قول کفری کی بنا پر عندالفقہاء کافر کہا گیا۔

جبکہ مذکور شخص بلاتوبہ مرگیا اور اپنے اقوال کفریہ سے توبہ نہ کی ایسے میں اس شخص کے سلسلے میں مرید ہونا یا مرید کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

(۵) مثلاً سید سرواں کوشامبی یوپی کے پیر کہے جانے والے ابّو میاں اوران کے خلفا جن سے متعلق علماء اہل سنت کے مختلف فتاویٰ ورسائل میں صریح طور پر ان کی گمراہیوں کا تذکرہ موجود ہے۔

قارئین! ان فتاویٰ ورسائل کا مطالعہ کرکے ان کی حقیقت کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔

(۶) مثلاً سلسلۂ عارفیہ نوریہ حیدرآباد والے نام نہاد پیر اوران کے جعلی خلفاء جو اپنے جاہل افکار ونظریات کی بنا پر خود گمراہ گمراہ گر جہنمی ہیں۔ نیز پیر امریدی کا جال پھیلا کر دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ان کی حقیقت سے متعارف کروانے کے لیے ہم رضا اکیڈمی بمبئی کی طرف سے شائع شدہ ایک فتویٰ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ ملاحظہ کریں۔

سلسلۂ عارفیہ نوریہ حیدرآباد کے گمراہ افکار ونظریات:

مصدقہ قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بریلی شریف

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سنا ہے کہ سلسلہ عارفیہ نوریہ حیدرآباد والے پر فتویٰ ہے۔ کیا یہ سنی صحیح العقیدہ نہیں ہیں؟

الجواب:- اللھم ھدایۃ الحق و الصواب۔ سلسلۂ عارفیہ نوریہ حیدر آباد والے گمراہ گمراہ گر جہنمی ہیں۔ عارفیوں کی طرف سے ہونے والے اجتماعات سے درج ذیل بیانات سامنے آئے ہیں۔

(۱) ایمان علماء کے پاس نہیں ملے گا اگر ایمان چاہیے تو ان لوگوں کی خدمت میں رہو (اشارہ عارفی مریدین وخلفاء کی طرف ہے)

(۲) ایمان الگ چیز ہے اور اسلام الگ چیز ہے۔

(۳) جو مؤمن ہوگا اس کی لاش کبھی سڑ نہیں سکتی۔

(۴) اشرف علی تھانوی صاحب کو کافر کہنا غلط ہے وہ توبہ کر چکے ہیں۔

(۵) کسی فرقہ کو برا مت کہو وہابی، بریلوی سب ہمارے بھائی ہیں۔ اسی وجہ سے ۲۰۱۵ء صبح دس بجے نوری مسجد نئی بستی میں شہر بھیونڈی کے معتمد علمائے کرام اور مفتیانِ اسلام نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سلسلۂ عارفیہ نوریہ حیدرآباد گمراہ اور گمراہ گر لوگوں کا سلسلہ ہے۔ اس سلسلے میں مرید ہونا ناجائز وحرام۔ اس کے اجتماعات میں

شرکت ناجائز وگناہ۔ائمہ کرام اورعلمائے عظام اپنی تقریروں میں اس کے بائیکاٹ کا اعلان کردیں۔سلسلۂ عارفیہ کے نام نہاد مشائخ جب تک تکفیر دیابنہ اورحسام الحرمین کی تصدیق نہ کردیں اور دیگر قابل گرفت عقائد ونظریات سے توبہ نہ کرلیں اس وقت تک اس سلسلہ کا بائیکاٹ جاری رکھیں۔علمائے کرام اورمفتیان اسلام کے اس فیصلے کی تائید شیخ طریقت سید محمد جیلانی میاں کچھوچھوی نے بھی کی اورانہوں نے جگہ جگہ اس سلسلے کا رد کیا اورعوام کو دور رہنے کی تاکید کی۔ان کے علاوہ دیگر علمائے کرام کے اسماء ذیل میں ملاحظہ کریں:

(۱) سید محمد سمنانی میاں ناظم اعلیٰ دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی (۲) مولانا ہدایت اللہ اشرفی مہتمم فیضانِ اشرف العلماء بھیونڈی (۳) مفتی محمد عاقب قادری شافعی نظام پورہ بھیونڈی (۴) مولانا فخرالدین حشمتی مہتمم مدرسہ حشمت الرضا بھیونڈی (۵) مولانا قاری محمد قطب الدین رضوی رضا دارالافتاء بھیونڈی (۶) مولانا زین العابدین سنی جامع مسجد غیبی نگر بھیونڈی (۷) مولانا مفتی سید محمد واقف اشرفی پرنسپل دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی (۸) مولانا مفتی احمد رضا قادری شافعی نظام پورہ بھیونڈی (۹) مولانا محمد کوثر مصباحی غوثیہ اشرفیہ کھاڑی پار (۱۰) مفتی شمیم احمد نوری نائب قاضی شہر کان پور یوپی (۱۱) مفتی محبوب رضا قادری مصباحی رضا دارالافتاء بھیونڈی وغیرھم۔

اس سلسلے کی حقیقت جاننے کے لیے ۱۹؍رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ کو حیدر آباد بھی گئے۔ہمارے ساتھ حضرت مولانا فخرالدین حشمتی اورحضرت مولانا قاری قطب الدین بھی تھے۔ہم نے وہاں کے علما ومشائخ بالخصوص خلیفۂ مفتی اعظم ہند مفتی مجیب علی رضوی سنّی مرکز حیدرآباد سے ملاقات کی اوراُن سے بہت ساری باتیں معلوم ہوئیں۔مزید بغرضِ تصدیق خانقاہِ عارفیہ کے اندر بھی گئے۔ہم نے دیکھا ایک تختی دیوار سے لگے ہوئی ہے،جس میں یہ لکھا ہے:’’بیادگار قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم

دارالعلوم دیوبند'' تین دن قیام کے دوران درج ذیل باتیں معتمد ومستند حضرات سے ہمارے سامنے آئیں: (۱) اس خانقاہ کے بانی نوری شاہ ہیں جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے ان کی وصیت تھی کہ خانقاہ کی پوری جائیداد خاندان سے کسی اہل کے نہ ہونے پر دارالعلوم دیوبند پر وقف ہے۔ یہ وصیت اس قدر مشہور ہے کہ حیدرآباد کا ہر باشعور مذہبی مزاج رکھنے والا اس کی شہادت دے سکتا ہے۔ (۲) نوری شاہ کے بیٹے عارف الدین ہیں جواب جیلانی لکھنے لگے ہیں یہ لوگ سید نہیں ہیں اور نہ ہی ان کا سلسلہ متصل ہے، عارف الدین بھی وہابیوں کی تکفیر سے منع کرتا ہے۔ (۳) یہ لوگ اس قدر جری ہیں کہ ان کے خلاف حق بولنے والے علماء پر اپنے مریدوں کے ذریعے حملہ بھی کرواسکتے ہیں ایک دوجگہ ایسا ہوا بھی فقیر بھی اس کا شکار ہے۔ (۴) اس کے خلفا عالم نہیں ہوتے بلکہ یہ لوگ علماء سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ (۵) اس سلسلہ میں وہابی، دیوبندی، قادیانی، رافضی وغیرہ بھی مرید ہوسکتے ہیں۔ (۶) لنگر عام میں بلاتفریق مذہب ومسلک سب لوگ مدعو ہوتے ہیں اور ان کے اجتماع میں لنگر لازم ہے۔

لہٰذا مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں اس سلسلہ سے وابستہ لوگوں کو سنی صحیح العقیدہ جاننا ہرگز ہرگز درست نہیں۔ تفصیل کے لیے مفتی مجیب علی رضوی حیدرآباد سے رابطہ کریں۔ واللہ اعلم

کتبہ: **محمد محبوب رضا قادری مصباحی**

مفتی وقاضی شہر بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

۲۱ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

(ماخوذ از فتاویٰ رضا دارالافتاء الجامعۃ الرضویہ کلیان ضلع تھانہ ص ۱۴ تا ۱۶)

تصدیق:

(۱) **الجواب صحیح**: فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

(۲) صحیح الجواب و اللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب!
اشرف رضا قادری نوری مفتی وقاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر، ممبئی ۸
ودارالعلوم حنفیہ رضویہ
قلابہ، ممبئی ۱۴، رجب الاصم ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۵، جنوری ۲۰۲۵ء
نوٹ: مذکورہ کتاب چھپنے کے بعد حضور تاج الشریعہ نے اس فتویٰ پر تصدیق فرمائی تھی۔

(۳) الجواب صحیح و اللہ تعالیٰ اعلم۔
محمود اختر القادری عفی عنہ خادم رضوی امجدی دارالافتاء، ممبئی
۱۷/رجب المرجب ۱۴۴۶ھ
شائع کردہ: رضا اکیڈمی
۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۴۰۰۰۰۹ (مہاراشٹر)

یہ سردست یہ چند مثالیں تھیں جنھیں پڑھ کر منصف اور باشعور حضرات دیگر جعلی پیروں کی حقیقت سے بخوبی واقف ہوسکتے ہیں۔

پیر اور خلیفہ کہلانے والوں سے گزارش ضروری:

دنیا اور دنیا کے ساز وسامان چند روزہ ہیں یہاں کی عزت کی کوئی حقیقت نہیں۔ سنّی صحیح العقیدہ ہیں تو یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور اسی پر موت ہو تو نجات یقینی ہے لیکن اگر چند جاہلوں کی ٹیم کا رہبر بن کر دنیوی آسائش میں مبتلا رہنا، شریعت پر کاربند نہ رہنا، گمرہی کی اشاعت کرنا، حلال و حرام کی تمیز کھونا کسی کا پیشہ بن گیا ہے تو یہاں کچھ ایام سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے لیکن آخرت میں سرخروئی ممکن نہیں۔ اگر کوئی واقعی شرائط بیعت کا جامع ہے وہ پیر امریدی کا اہل ہے لیکن بندہ اپنے احوال دوسروں سے بہتر جانتا ہے اسے اپنے احوال پر نظر

رکھنا بہت ضروری ہے اگر خود کو وہ اہل نہیں پاتا ہے تو اس راہ سے خود کو الگ رکھے اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

برادرانِ اہلِ سنت سے اپیل

آج کل کی پیرا مریدی بیعت تبرک ہے اس کے لیے پیر کا عالم ہونا، سنی صحیح العقیدہ ہونا، فاسق معلن نہ ہونا اور پیر کے سلسلے کا متصل ہونا ضروری ہے مانا کہ اس بیعت کے بہت سے فائدے ہیں لیکن وہ فائدے آپ حضرات کو اسی وقت ملیں گے جب آپ کا پیر یقیناً جامع شرائط بیعت ہو ورنہ ان فوائد کے حصول کے لیے اگر کسی نا اہل گمراہ، بدعقیدہ پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا تو فائدے تو کجا نجات مشکل ہو جائے گی جو خود فائدے اور فلاح سے خالی ہو وہ کیا آپ کو فلاح اور فائدے سے ہم کنار کرائے گا۔

حضرات قارئین! یہ چند سطریں تھیں جو برادران طریقت عوام اہل سنت کی اصلاح کی غرض سے لکھی گئیں مولی تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمامی غلامان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت مطہرہ پر کاربند رہنے، صحیح وغلط کی تمیز رکھنے، دشمنان خدا و رسول سے دور ونفور رہنے نیز مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی توفیق بخشے اور ہم سبھی کا ایمان پر خاتمہ نصیب کرے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اصحابہ واھل بیتہ واھل محبتہ وابنہ الغوث الاعظم الجیلانی واجزابہ۔آمین

راقم السطور

فقیر محمد عبدالواحد عشقی قادری رضوی حبیبی عاشقی غفرلہ

خادم جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم الہ آباد

بتاریخ ۲۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ

مطابق ۱۲ر نومبر ۲۰۲۵ء بروز چہارشنبہ

ضمیمہ

ازخلیفۂ حضور بدرملّت حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

قارئین! فاضل گرامی حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ قادری رضوی حبیبی کے جعلی خلافت وغیرہ کے عنوان سے مدلل مضمون یعنی ان کی قیمتی تحریر کے بعد فقیر قادری عفی عنہ ضمیمہ کے ضمن میں کُچھ مثال نیز دلائل و براہین سے مزین جامعہ امجدیہ رضویہ کے فتوی جس پر حضور محدث کبیر اور دیگر علمائے کرام مفتیان کرام کے تصدیقات کے اضافہ کے ساتھ ہی ساتھ اپنے مرشد برحق تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم ہند اور اپنے مربی واستاذی حضور بدرملّت کے دنیا سے استغنا سے متعلق چند واقعات نیز دور حاضر کے سُلگتا ہوا سوال کا جواب فتاوی شارح بخاری جلد سوم سے پیش کر رہا ہوں اور مسلمانوں کو اکثر دور حاضر کے پیران کے جو احوال وکوائف نظروں کے سامنے اس کا دوسرا رخ دکھلا کر کے یہ باور کروانے کی سعی کر رہا ہوں ابھی ابھی ماضی قریب ہی میں ایسے ذوات قدسیہ ہمارے درمیان موجود تھیں جن پر سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد گرامی:

"ان العلماء ورثة الانبياء یعنی بیشک علمائے کرام انبیاء کرام کے وارث ہیں" صحیح طور پر صادق آتا ہے۔ جن حضرات کی خدمات اور صحبت میں رہنے کا موقع اس عاصی کو بار بار میسر ہوتا رہا۔ جن کے دیدار کے لیے اب آنکھیں ترس رہی ہیں۔ ملاحظہ کریں اور ایسے علمائے ربانیین کی عقیدت ومحبت کو اپنے دلوں میں جگہ دے کر اپنے دین و ایمان کو ٹھوس کریں اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کریں۔

نیز اس کے علاوہ کچھ اور بھی مفید تحریریں بخیر خواہی مسلمین شامل کتاب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ مولائے کریم ان کے ذریعے مسلمانوں کو علمائے حق سے منسلک رہنے اور علمائے سو سے دور ونفور رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور میرے جملہ رفقائے کرام، جن جن حضرات نے اس دینی کام میں دامے، درمے سخنے جس طرح سے بھی حصہ لیا، ہم سب کے لیے سعادت دارین اور نعمت کونین سے مالا مال فرمائے۔

فقیر قادری عفی عنہ

۹ شوال المکرم ۱۴۴۷ ہجری ۲۹/ ۳/ ۲۰۲۶ عیسوی

سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

''کہ ہر طرح کی تصویر حرام ہے، چاہے وہ ہاتھ سے بنی ہو، یا قلم سے بنی ہو، یا کیمرے سے بنی ہو، یا عکس سے بنی ہو، یا کاغذ پر بنی ہو۔''

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں کیمرہ والی تصویر کا سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے فرق نہیں پڑتا تصویر کیسے بنی، تصویر کے حرام ہونے کی علت ''تخلیق الٰہی'' سے مشابہت ہے۔'' (فتاوی رضویہ جلد 24)

اس فرمان کی روشنی میں جو شخص تصویر کشی کو جائز قرار دیتا ہے وہ پیر نہیں ہوسکتا اور اس سے مرید ہونا درست نہیں۔

خلافت واجازت سے متعلق سوال وجواب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ دور حاضر میں دیگر فتنوں کی طرح خاص کر یہ فتنہ بھی زوروں پر ہے کہ مسلمانوں کے کہے جانے والے اکثر رہنما اور پیشوا یعنی پیرانِ طریقت کا عام طریقہ یہ ہو گیا ہے کہ وہ جس محفل و خانقاہ کی تقریب وغیرہ میں پہنچ جاتے ہیں تو ان پیر صاحبان کے پاس کچھ مولوی شکل کے ایسے افراد حاضر ہو جاتے ہیں جن کو یہ خواہش رہتی ہے کہ کسی طرح مجھے ان سے خلافت واجازت مل جائے حالانکہ وہ خلافت کے اہل نہیں ہوتے چنانچہ پیر صاحبان بھی بلا تحقیق وتفتیش دھڑلے سے خلافت واجازت دے دیتے ہیں اور جبکہ ان کی خلافت واجازت لینے والوں میں سے بعض کا حال یہ ہے کہ ان کی صلاحیت مسجدوں کے امام ومؤذن کے قابل بھی نہیں رہتی دورِحاضر میں ایسے کام بِلاخوف وخطر انجام دیئے جاتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کی اتنی قیمتی اور انمول امانت کو شیرینی اور مٹھائی کی طرح تقسیم کرنے والے پیر صاحبان اور ایسے خلیفہ کہلانے والوں پر ہماری شریعتِ مطہرہ کیا حکم نافذ کرتی ہے؟ جبکہ ہمارے مشائخ کرام اور پیرانِ طریقت اس امانت کو کسی بھی فرد کو دینے سے پہلے اُس فرد کی خوب جانچ پڑتال اور چھان بین کیا کرتے تھے ہفتہ، مہینہ تو چھوڑیئے سالہا سال مجاہدات، ریاضات اور چلاکشی کی منازل طے کرواتے تھے جب بالکل مطمئن ہو جاتے تھے تو اس کے بعد اپنے بزرگوں کی گراں قدر اس امانت کو شرائط سے مشروط کر کے انہیں سپرد کرتے تھے لیکن اِس دورِ پرفتن میں ان امانتوں سے کس قدر لاپرواہی برتی جا رہی ہے وہ اہل علم و دانش پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے چنانچہ اس قسم کے نام نہاد پیر صاحبان اور ایسے خلیفہ ومجاز بننے والوں پر شریعت کیا حکم عائد کرتی ہے؟ وضاحت

کے ساتھ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فقہی حوالوں سے مزین فرما کر مدلل جواب عنایت فرمائیں نیز اگر ہو سکے تو حضور محدث کبیر کی تصدیق بھی حاصل کرنے کی سعی کی جائے تا کہ اس فتنے کی جم کر سرکوبی ہو اور اہل حق اس فتنے سے محفوظ و مامون رہیں۔

المستفتی: گدائے کوئے رضوی **عبدالصمد قادری**

رضا لائبریری محل، بابو گنج، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد، بہار

۲۹ ربیع النور ۱۴۴۷ھ مطابق 22 ستمبر 2025 یوم وبا بیت سوز دوشنبۂ مبارکہ

رابطہ نمبر:

8340285154 / 9764135477

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب:

خلافت نہایت اعلیٰ مہتم بالشان، ارفع و اشرف منصب ہے خلافت یافتہ (خلیفہ) بہت معزز، موقر، مکرم، شیخ، مرشد، ہادی، مقتدی، مرجع و مآب ہوتا ہے۔ ایک شیخ اور خلیفۂ بیعت میں ہمہ دم چار شرطوں کا پایا جانا شرط لازم ہے۔ اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فتاوی افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ شیخ اتصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے۔ اس کے لیے چار شرطیں ہیں:

(1) **پہلی شرط:** شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔

(2) **دوسری شرط:** شیخ سنّی صحیح العقیدہ ہو، بدمذہب، گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک آج بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں حتی کہ وہابیہ نے سرے سے منکر و دشمنِ اولیاء ہیں بدکاری کے لیے پیری،

مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ ہوشیار، خبردار، احتیاط، احتیاط۔

(3) **تیسری شرط:** عالم ہو اقول: علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف، کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں، کل ہو جائے گا۔ **فمن لم یعرف الشر فیوماً یقع فیه.**

صدہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے، اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں۔ اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا۔ اور بے اطلاع توبہ ناممکن، تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے۔ اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے توبہ بھی کر لے۔ مگر وہ جو سجادۂ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ O [البقرہ:۲۰۶]

(4) **چوتھی شرط:** فاسق معلن نہ ہو۔

اقول: اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے۔ اور فاسق کی توہین واجب۔ دونوں کا اجتماع باطل۔

تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارۂ فاسق ہے: **لان فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا۔**

(تبیین الحقائق، باب الامامۃ والحدث فی الصلاۃ، جلد اول، صفحہ 134)

(از فتاوی افریقہ صفحہ 153، 154)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے تفصیلی ارشادات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہر ایرے غیرے کو خلافت نہیں دی جا سکتی بلکہ صرف اور صرف اس کے اہل کو ہی خلافت دی جا سکتی ہے۔ خلافت کا اہل وہ ہو گا جو درج ذیل تین شرطوں کا جامع ہو:

(1) سنّی صحیح العقیدہ مسلمان ہو۔ کہ کافر کوخلافت دینا۔ ماذون بیعت کرنا کھلا کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ۔لا الہ الا اللہ کوئی کافر خواہ مشرک ہو یا موحد ہرگز نہ داخل سلسلہ ہوسکتا ہے نہ بے اسلام اس کی بیعت معتبر ہوسکتی ہے نہ قبل اسلام اس کی بیعت معتبر ہوا گرچہ بعد کو مسلمان ہوجائے کہ بیعت ہو یا کوئی عمل سب کے لیے پہلی شرط اسلام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: **وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا** ۔ (سورۃ فرقان آیت 23) اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں)۔۔۔۔۔۔ جو اس کے کفر پر رہتے ہوئے اسے مجاز و ماذون بیعت وخلیفۂ طریقت کرے اور جو اسے پیر رشد وہدایت سمجھے یہ سب کافر ہوجائیں گے بزاز یہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہ میں ہے

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ۔ (الدرالمختار باب المرتد 1/356)

جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ کافر ہوگیا۔ (فتاوی رضویہ جلد 29 صفحہ 642)

(2) عالم عقائد اہل سنت، واقف مسائل ضرورت، عارف حق و باطل ہو۔ ورنہ افعال حرام و اعمال کفر کرے گا اور خود بے خبر رہے گا۔ حدیث میں جاہل کو امامت وقیادت کا منصب تفویض کرنے کی ممانعت مصرح ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔۔ اتخذ الناس رؤوسا جھالا فسئلوا فافتر بغیر علم فضلوا و اضلوا۔ (صحیح بخاری شریف کتاب العلم 1 ص 20) لوگوں نے جاہلوں کو سردار بنالیا پس جب ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی احکام شرعی بیان کرنے شروع کر دیے تو آپ بھی گمراہ ہوئے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا معلوم ہوا کہ جاہل کو ماذون بیعت بنانا اسے خلافت دینا گمراہ گری کا سبب ہوسکتا ہے۔

(3) فاسق معلن نہ ہو۔

یعنی متقی ومتشرع صالح و پرہیز گار، نیکوکار وسعادت اطوار ہو کیونکہ فاسق واجب التوہین والتحقیر ہے۔ حدیث میں ہے: اترعون ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس۔ (حسام الحرمین) کہ کیا فاجر وفاسق کا فسق وفجور بیان کرنے سے بچتے ہو تو لوگ کیسے اس کو پہچانیں گے۔۔۔۔۔اور فقہائے کرام فاسقوں کے بارے میں فرماتے ہیں: قد وجب علیھم اھانتہ شرعاً، بلکہ قرآن نے اس کے ساتھ بیٹھنے سے بھی منع فرمادیا: فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین کہ ظالم کے ساتھ نہ بیٹھ۔ فاسق حدود شرع سے متجاوز ہوتا ہے ایسے کو قرآن نے ظالم کہا ہے چنانچہ ارشاد ہے: ومن یتعد حدود اللہ فأولئك ھم الظالمون۔ (سورۃ بقرہ، آیت نمبر 229) اس تفصیل سے آفتاب عالم تاب کی طرح واضح وآشکار ہو گیا کہ سلاسلِ بیعت کی اجازت وخلافت گراں مایہ امانت ہے۔ یہ جامع شرائط اور اہل کو ہی دی جاسکتی ہے کسی نااہل مثلاً جاہل یا فاسق کو دانستہ طور پر تفویض کرنا نہایت شنیع بلکہ حرام وفسق ہے، جو پیر یا شیخ دنیوی جاہ وحشمت، جمع مال ودولت، توسیع دائرۂ بیعت کے لیے اپنے سلسلے کی اجازت وخلافت ایرے غیرے، فاسق فاجر یا کسی نااہل کو دیتے ہیں وہ اپنے سلسلے کے باغی شریعت مصطفوی کے مخالف ہیں بلکہ اس حرام کے ارتکاب کے سبب خود فاسق ہیں وہ پیری کے لائق نہیں، ان سے مرید ہونا جائز نہیں، ان سے خلافت لینا بے نتیجہ اور بے ثمر ہے ایسے پیر یقیناً فرضی اور ڈھونگی ہیں۔ اور ان کے خلفاء بھی نام نہاد اور جعلی ہیں ایسے پیر اور ان کے خلفاء کا کھلا رد وابطال اور پورا بائیکاٹ ہونا چاہئے۔ نیز ایسے پیر اور ان کے خلفاء کو اہل سنت کے اسٹیج پر جگہ نہ دی جائے ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد ابوالحسن قادری غفرلہ

۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۴۴۷ھ

تصدیقات علمائے کرام ومفتیان عظام

(۱)

الجواب صحیح و اللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

(۲)

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اشرف رضا قادری نوری۔ مفتی وقاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی 8

27 رمضان المبارک 1447ھ

(۳)

بیعت وارشاد کے جو شرائط فتویٰ میں مذکور ہیں وہ حق وصحیح ہیں اس کے خلاف اگر کوئی اس راہ میں دجل وفریب کرے تو وہ شریعت مطہرہ سے دور اور راہ ہدایت سے بیگانہ ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم، گرسہائے گنج قنوج (یوپی)

۲۸ رمضان ۱۴۴۷ھ

۱۸ مارچ ۲۰۲۶ء

(۴)

لک الحمد یا اللہ و برسولک المجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ومسرت ہو رہی ہے کہ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت صمصام العلماء خلیفۂ بدر ملت وتاج الشریعہ حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری نے اور کتابوں کی طرح یہ کتاب بنام ''دورِ حاضر کی جعلی خلافت

اوراس کی حقیقت'' منصۂ شہود پر لا رہے ہیں، جسے حضرت مولانا مفتی محمد عبد الواحد عشقی صاحب قبلہ رضوی، استاذ جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد نے مضبوط دلائل و براہین سے مزین فرما کر ترتیب دی ہے۔ جس میں متعدد علمائے کرام کی تصدیقات بھی شامل ہیں۔ پیری مریدی سنت کے ساتھ بہت عمدہ کردار سازی ہے مگر کچھ جاہل پیر اوران کے جعلی خلفا نے اس کو بدنام کر دیا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد بہت سے مولوی نما جاہل اپنے کو خلیفۂ تاج الشریعہ کہنے لگے۔ ایسے ہی پیر و خلیفہ کو تازیانۂ عبرت دلانے کے لیے حضرت صوفی عبد الصمد صاحب قبلہ نے یہ کتاب چھپوائی ہے۔ میں اس کے تمام مضمون کی بھرپور تائید وتصدیق کر رہا ہوں۔

فقط والسلام

محمود عالم خان قادری رضوی نوری کمّاوی

خادم شعبۂ افتاء مدرسہ خانم جان اردلی بازار، بنارس (یوپی)

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۷ مارچ ۲۰۲۶ء

(۵)

أنا اصدق ما نقل المجيب اى الأحكام الشرعية المستنبطة من القرآن الكريم والسنة المطهرة حرفيا اى حرفا بحرف و هذا الزمان قد امتلأ بالظلمات، و كثرت فيه الفتن والمتاهات، وأصبح الناس فيه يتبعون الشهوات ويغفلون عن الطاعات، فانشغلوا بملاذ الدنيا وزخارفها، وابتعدوا عن النور والهداية ولكن، رغم كل هذه الظلمات الحالكة، ورغم انتشار الفتن وظهور الأهواء، لا تزال هناك طائفة قائمة على الحق، ثابتة على منهج الكتاب والسنة، لا يضرها من خالفها ولا من خذلها، متمسكة بعقيدتها، تدعو إلى الخير وتأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر، صابرة على الأذى، محتسبة

للأجر، موقنة بوعد الله ونصره، مستمسكة بحبل الله المتين، لا تفتنها المغريات ولا تزلزلها الشبهات.

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔

محمد الرابع نورانی البدری

الاستاذ و المفتی فی دار العلوم لاهل السنة فیض الرسول براون الشریفة و صاحب السجادة بزاویة بدر الملة برهیا سدهارت نغر فی ۲۹، من رمضان المبارك عام ۱۴۴۷ھ المصادف ۱۹، من مارس عام ۲۰۲۶م

(۲)

۹۲/۷۸۶

محترم جناب حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب رضوی اور حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قادری زید مجدھما نے جعلی خلافت کے حوالے سے جو کتاب ترتیب دی ہے بیشک وہ صحیح ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ مولائے کریم اپنے محبوب مختار دو عالم سید عالم ﷺ کے صدقے اور طفیل میں ایسے علمائے حق کو دنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں سے محفوظ فرما کر ایمان کی حالت میں صحت وتندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور حق بولنے، حق سننے، حق لکھنے اور حق پر قائم رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ایمان کی حالت میں ہم جمیع اہلسنت کو اپنی رضا اور اپنے محبوب مختار دو عالم ﷺ کی رضا پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین

میں اس کتاب اور اس فتوے کی بھرپور تائید وتصدیق اور توصیب کرتا ہوں۔

فقط **شہاب الدین احمد نوری**

صدر شعبۂ افتاء دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

۴ رشوال المکرم ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۵ رمارچ ۲۰۲۶ء چہارشنبہ

(۷)

تصدیق مفتی اعظم باسنی حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی

سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگورشریف راجستھان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسائل قدیمہ ہوں یا جدیدہ، الحمدللہ ہمارے لئے صرف اکابر واسلاف کے قائم کردہ اصول وضوابط ہی راہنمائی وسرخروئی کا سبب ہیں۔

بیعت واجازت بھی دین وسنیت کے فروغ کے لئے ایک خاص مقام رکھتی ہے، پیرومرشد کے قول وفعل کا اثر ضرور مرید پر پڑتا ہے، تواس میں خوب احتیاط کی ضرورت ہے کہ کئی ایک شیوخ راہ طریقت کے کامل وعامل ہوتے ہیں اور کئی خود بھی عالم وباعمل نہیں ہوتے۔ یہ معاملہ بہت نازک ہے خوب احتیاط چاہیے۔

گرامی قدر حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب قادری حبیبی کی مرتبہ کتاب" دورحاضر میں جعلی خلافت اوراس کی حقیقت" ماشاءاللہ دلائل سے مزین پائی ،اور فاضل گرامی حضرت مولانا مفتی ابوالحسن صاحب رضوی کا تفصیلی فتویٰ بھی فرزند گرامی مولانا مولوی محمد اسلم رضا قادری اشفاقی صدرالمدرسین مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ باسنی کی زبانی سنا، ماشاءاللہ مفتی صاحب نے مجدد اسلام ،اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے اقوال وارشادات کی روشنی میں خوب تحریر فرمایا ہے۔اللھم زدفزد۔ جس کے ذریعہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس فتنے کا سدباب ہوگا۔ بے راہ روی کا خاتمہ ہوگا۔

محبّ گرامی حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ قادری اورنگ آبادی کی مساعیٔ جمیلہ سے یہ کتاب منظرعام پر آرہی ہے، اللہ تعالیٰ مشائخ عظام کے فیوض و برکات سے ہمیں مالامال فرمائے۔آمین۔

ناچیز **ولی محمد رضوی**

سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگورشریف

۱۰ رشوال المکرم ۱۴۴۷ھ

(۸)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ وحزبہ اجمعین اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھدنا الصراط المستقیم

''اے اللہ ہمیں سیدھی راہ پر چلا'' میری نگاہوں کے سامنے'' دور حاضر کی جعلی خلافت اور اس کی حقیقت'' نامی ضروری فتنے کے سد باب کے لئے حقیقت بر مبنی شاندار جس کے مرتب حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالواحد صاحب قبلہ قادری حبیبی مدظلہ العالی اور حضور محدث کبیر دام ظلہ العالی کی تصدیق شدہ صدر الفقہا حضرت علامہ مفتی ابوالحسن صاحب قبلہ قادری کا جواب نایاب اور جملہ فقہا وعلما کی تصدیقات بالخصوص حضرت علامہ مولانا الحاج صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ قادری اطال اللہ عمرہ کی سعی پیہم اور ایک انمول نصیحت آمیز پیش لفظ پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا جو کچھ اس فتنے کے تعلق سے ہمارے اکابرین نے فقہ وفتاوی قرآن وحدیث واقوال ائمہ وعلما کے حوالوں سے مزین کیا ہے یقیناً اس کی سخت ضرورت تھی تاکہ اس پرفتن دور میں صحیح رہنمائی کرنے والے پیر وشیخ کی پیشوائی ہمیں میسر آئے اور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ذات والا صفات تک بوسیلۂ بزرگان دین مضبوط ہو سکے۔ اور جعلی پیروں اور ڈھونگی باباؤں سے مسلمانوں کو باخبر کیا جا سکے۔

راہبر ضروری ہے رہنما ضروری ہے
کون کیسا راہبر ہے جاننا ضروری ہے

مذکورہ جملہ فتاوی اور اس کی تفصیلات کی صمیم قلب وجگر سے فقیر قادری تائید و تصدیق کرتا ہے۔ مولا تعالی عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور محدث کبیر دامت

برکاتہم العالیہ کوصحت وسلامتی اور لمبی عمر نصیب فرمائے اور صوفی صاحب قبلہ کی جدجہد، مسلسل کاوش اور علمائے حقہ اہل سنت و جماعت مسلک اعلی حضرت (رضی اللہ تعالی عنہ) کے رفقائے دینی واسلامی تمام افراد کو پیارے نبی حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے وسیلہ پاک سے دونوں جہاں کی دولت سے مالا مال کرے اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے- آمین ثم آمین بجاہ سیدالانبیا والمرسلین و آلہ وصحبہ وابنہ الطیبین والطاھرین وعلما اھل السنت والجماعت علیہم اجمعین-

اسیر بحر العلوم ابوالمعاذ فقیر قادری **معراج احمد القادری منانی رضوی اسماعیلی گورکھپوری** غفرلہ

بانی مسجد و مدرسہ تاج الشریعہ وجامعہ صابریہ فیضانِ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وخادم درس وافتاء مدرسہ مدینہ مسجد وخطیب وامام مرکزی مدینہ جامع مسجد،

ریتی روڈ شہر گورکھپور (یوپی) فون نمبر 8574234225

رہ گئی رسم اذاں

قرب قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ آج ہر چیز ایک رسم بنتی جارہی ہے۔۔۔۔

اتنے حاجی اوراتنے عمرے کرنے والے کسی دور میں نہیں تھے۔۔۔۔ریکارڈ ٹوٹ رہے ہیں۔۔۔۔اس کے باوجود معاشرہ دینی لحاظ سے مسلسل تنزل کا شکار ہے ۔۔۔۔افراد جو مقدس مقامات کی زیارت سے پلٹ رہے ہیں وہ انہیں عادات و کیفیات کے ساتھ واپس آرہے ہیں جن کے ساتھ گئے تھے۔۔۔۔

کچھ عرصہ پہلے کوئی کوئی حج کو جاتا تھا۔۔۔۔کوئی کوئی عمرے پر جاتا تھا۔۔۔۔لیکن کیا روحانیت ہوتی تھی۔۔۔۔کیا سرور ہوتا تھا۔۔۔۔روتے ہوئے جاتا تھا،روتے ہوئے آتا تھا،اس کی زندگی میں تبدیلی آجاتی تھی۔۔۔۔

اسی طرح رمضان المبارک دیکھ لیں،روزے دیکھ لیں،سحری وافطاری دیکھ لیں،

اعتکاف دیکھ لیں۔۔۔۔کسی زمانے میں پوری مسجد،پورے علاقے میں ایک شخص اعتکاف کرتا تھا،لیکن عیدوالے دن اس کا چہرہ نور سے چمک رہا ہوتا تھا۔۔۔۔ آج مسجدوں میں معتکفین کے لیے جگہ کم پڑ جاتی ہے،لیکن افسوس کہ مسجد کی حرمت پامال کی جاتی ہے۔۔۔بے ادبی ہورہی ہوتی ہے اوراعتکاف گویا تفریح کا موقع بن جاتا ہے۔۔۔

قربانیاں دیکھ لیں کتنی ہورہی ہیں۔۔۔لیکن ایثار کے جذبے سے قوم محروم ہے۔۔

یہی حال دورحاضر میں پیری مریدی اورخلافت واجازت کا ہے۔۔۔۔۔نا

اہلوں کو بغیر سوچے سمجھے اجازت وخلافت تقسیم کی جارہی ہیں مگر اب بھی کچھ مشائخ کرام ایسے ہیں جو بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلاف شرع امور کے ارتکاب سے بچتے ہیں۔

مذکورہ بالا ایسے احوال وکوائف کو دیکھ کر ماننا پڑے گا کہ آج کل زیادہ تر ایسے امور بطور رسم ورواج ہورہے ہیں۔۔۔۔افعال واحکام شرعیہ کی حقیقت ومعنویت ہمارے پیش نظر نہیں۔۔۔۔۔

ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے اس زمانے کی خبر ارشاد فرمادی تھی۔۔۔۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ « . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا، ان کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی۔'' [مشکوۃ المصابیح/کتاب العلم/حدیث:276)

مسلمانوں کو سمجھنے کے لیے ایک عمدہ مثال

ڈاکٹر وسرجن کا بیٹا اگر ڈاکٹر وسرجن نہ ہوتو علاج وآپریشن نہیں کرسکتا وکیل کا بیٹا وکالت نہ پڑھا ہوتو مقدمہ نہیں لڑسکتا، حافظ مفتی عالم استاذ اور ہنرمند کا بیٹا تعلیم یافتہ و تربیت یافتہ نہ ہوتو باپ کا بدل نہیں ہوسکتا۔

تو شیخ (مرشد وہادی) کا منصب وہ منصب ہے کہ اگر نااہل ناخلف دین سے دور شریعت سے بے خبر بیٹا گدی کا جانشین اور سجادہ نشین بن جائے تو رشد وہدایت کے بجائے ضلالت وگمرہی میں اضافہ کردے گا۔ لہٰذا خلافت واجازت رشد وہدایت یہ دینی وشرعی امانت کسی نااہل کو ہرگز نہ دی جائے۔ اللہ پاک سورۂ نساء میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہ یأمرکم ان تؤدّوا الامنتِ اِلی اھلِھا یعنی بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

ہمارے مرشد برحق کا تقویٰ

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک مرے مفتیٔ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

(حضور تاج الشریعہ)

روپیوں سے بھری تجوری

برادر طریقت جناب الحاج محمد عشرت حسین صاحب قادری رضوی نوری فتح پوری زید مجدہٗ نے ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۴۱ھ کو عرس نوری کے موقع پر خانقاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ مجھ سے بیان کیا۔ ذیل میں ملاحظہ کریں:

تقریباً ۵۰/۵۵ رسال قبل ایک مرتبہ ممبئی میں سرکار حضور مفتیٔ اعظم اور آپ

کے ہمراہ چند مریدین ومعتقدین کی دعوت جناب الحاج ہارون بٹاٹا والے کے یہاں ہوئی، اس موقع پر حضرت کے ہمراہ میں بحیثیت خادم شریک دعوت رہا۔ داعی نے بڑی پرتکلف دعوت کا اہتمام وانتظام کیا۔اس موقع پر جب سبھی لوگ خورد ونوش سے فارغ ہو چکے تو میزبان نے حضرت سے عرض کیا کہ حضوراوپر والے محلے پر ہمارا خاص کمرہ ہے اس میں قدم رکھ دیں۔حضرت نے ان کی عرضی قبول فرمالی اورداعی کی دلجوئی کے لیے اوپر والے محلے میں تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ رہا۔ وہاں پہنچنے کے بعد دیکھا کمرہ ہرطرح سے سجا دھجا ہے اوراس کے بیچ میں ایک بہت بڑی تجوری ہے اس کے دونوں پلے کھلے ہوئے ہیں اور تجوری نوٹوں سے بھری ہوئی ہے وہاں پہنچنے کے بعد حضرت نے پلنگ پر قیام فرمایا اور صاحبِ خانہ سے محوِ گفتگو رہے اسی بیچ انہوں نے حضرت سے عرض کیا، حضور! یہ تجوری آپ کی ہے اس میں سے آپ جتنی رقوم چاہیں اپنے ادارہ دار العلوم مظہرِ اسلام کے لیے اور جتنی چاہیں اپنی خانقاہ اور ذاتی ضرورت کے لئے لے لیں۔ داعی کی زبان سے یہ جملہ سماعت فرمانے کے بعد آپ نے ان کے لیے برکاتِ دارین کی دعا فرمائی اوراپنی صدری میں ہاتھ ڈالا دستِ مبارک میں جو بھی روپے آئے اسے ان کی تجوری میں ڈال دیا اوردعاؤں سے نوازتے ہوئے تجوری کا پلہ بند کروا کر وہاں سے نیچے تشریف لے آئے اوراس میں سے ایک روپیہ بھی آپ نے نہیں لیا۔

نذرانہ میں کار قبول نہیں فرمایا

اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ بھی موصوف نے بیان کیا کہ راجکوٹ گجرات کا ایک سیٹھ حضرت کی بارگاہ میں نذر پیش کرنے کے لئے نئی کار لایا۔اس کو چلانے کے لئے صرف ڈرائیور کو اس میں بیٹھایا اور خود دوسری کار پر سوار ہو کر بریلی شریف پہنچا۔ اس کی نیت یہ تھی کہ کار حضرت کے لیے ہے اوراس پر پہلی بار حضرت ہی سوار ہوں

گے۔ خدا خدا کر کے وہ مریدِ عقیدت مند شہر بریلی شریف پہنچنے کے بعد رات کے وقت کسی ہوٹل میں قیام کیا۔ اور دوسرے روز کار لے کر حضور والا کی ملاقات و زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ اپنے دارالافتا میں دینی کاموں میں منہمک ومشغول تھے۔ وہیں انہوں نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے ان سے خیریت معلوم کیا اور پوچھا کہ یہاں آپ لوگ کب پہونچے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا گذشتہ رات حاضر آیا۔ حضرت نے فرمایا تو کہاں ٹھہرے اور کھانا کہاں کھایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ قیام وطعام ہوٹل میں کیا گیا۔ آپ نے ہلکی سی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا آپ میرے مہمان ہو کر کھانا ہوٹل میں کیوں کھائے؟ کھانا یہاں کھانا چاہئے تھا اور مہمان خانے میں ٹھہرنے کا بھی انتظام تھا۔ بہرحال دوپہر کا کھانا ساتھ میں کھانا ہے۔ دورانِ گفتگو سیٹھ صاحب نے اپنی جیب سے کار کی کنجی نکالی اور عرض گزار ہوئے کہ حضور آپ کی خدمت میں بطورِ نذر ایک کار لایا ہوں اسے قبول فرمالیں یہ اس کی کنجی ہے، اس کے جواب میں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کو اس کی کیا ضرورت ہے۔ اسے کون چلائے گا؟ کہاں کھڑی ہوگی؟ اور کون تیل کا انتظام کرے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کیا حضور آپ اطمینان رکھیں جب تک میری زندگی باقی رہے گی ان شاءاللہ تعالیٰ سارا انتظام میں کرتا رہوں گا۔ مگر کسی قیمت پر حضرت قبول کرنے کے لئے راضی نہ ہوئے سیٹھ صاحب اصرار پر اصرار کرتے رہے۔ اخیر میں حضرت نے سیٹھ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ ادھر آیئے۔ دارالافتاء سے چند قدم کے فاصلے پر دو دینی بھائی رکشہ لئے ہوئے دھوپ میں کھڑے تھے۔ ان کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے حضرت نے فرمایا آپ لوگ دیکھ رہے ہیں یہ رکشہ والے میرے ہی انتظار میں زیادہ تر کھڑے رہتے ہیں کہ میں کہیں آؤں جاؤں گا تو ان لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچ جائے گا۔ جب میں

آپ کی کار قبول کرلوں گا اوراسی کے ذریعہ آنا جانا شروع ہوجائے گا تو ان غریبوں کا دل ٹوٹ جائے گا۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ آپ کی نیک نیتی اور علما نوازی کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور برکاتِ دارین سے مالا مال کرے۔ دعاؤں سے نوازتے ہوئے حسین پیرائے میں سیٹھ صاحب وغیرہ کو سمجھا بجھا کر رخصت کر دیا مگر کار قبول نہیں فرمایا۔ (بحوالہ پیکرِ رشد وہدایت حضور بدرِملت ص۔ ۱۹۸ تا ۲۰۰) (مرتبہ فقیر قادری عفی عنہ)

مفتیِ اعظم کا عکس جمیل

راوی مذکور جناب الحاج محمد عشرت حسین صاحب رضوی نوری زید مجدہ جب یہ دونوں واقعات بیان کر چکے تو انہوں نے مجھ سے بتایا۔ حضور مفتیِ اعظم کے بعد تمام معاملوں میں حضور بدرِملت کو مفتیِ اعظم کا عکسِ جمیل پایا۔ بدرِملت کا ایک واقعہ ذیل میں پیش ہے۔ حضور بدر العلماء جب بھی بمبئی تشریف لاتے تو زیادہ تر ہانڈی والی مسجد میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ وہیں حضرت قبلہ کی زیارت اور صحبت کا موقع میسر ہوتا تھا۔ مجھے جب یہ معلوم ہوا کہ آپ کی دوسری زوجہ محترمہ سے ایک صاحبزادے محمد عرف رابع نورانی میاں جو تین سال کے تھے اور صاحبزادی فارحہ خاتون جن کی عمر صرف ایک سال کی تھی۔ بمبئی میں اس زمانے میں میری کپڑے کی سلائی کی دوکان تھی۔ اس میں ریڈی میڈ لباس تیار کیا جاتا تھا۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ کے دونوں بچوں کے لئے کپڑے تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ لہٰذا دونوں کے لئے کپڑا تیار کیا گیا اور خوبصورتی میں اضافہ کے لئے ان کپڑوں میں ہلکا ہلکا زری وغیرہ کا کچھ کام کر دیا گیا۔ تیار کرنے کے بعد آپ کی بارگاہ میں جب لے کر حاضر ہوا تو حضرت سے ملاقات بات ہوئی۔ آپ نے خیریت معلوم فرمایا اسی بیچ میں نے عرض کیا کہ حضور والا کا بیگ کہاں ہے؟ آپ نے کہا کیا بات

ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ بچوں کے لئے کپڑا لایا ہوں، آپ نے فرمایا۔ دکھلایئے کیسا کپڑا لائے ہیں ذرا میں بھی دیکھ لوں۔ اس پر میں نے کہا حضرت وطن پہنچنے کے بعد ملاحظہ فرمالیا جائے گا۔ آپ اس بات پر آمادہ نہ ہوئے۔ پھر آپ کے اصرار پر جب کپڑا تھیلی سے نکال کر حضرت کو دکھلایا تو زری کا ہلکا پھلکا کام دیکھ کر آپ نے فرمایا عشرت بھائی! آج ہی سے جب میرے بچے اس طرح کا چمک دمک والا لباس دیکھ لیں گے تو ان کا ذہن بگڑ جائے گا اور بعد میں پھر اسی طرح کا لباس طلب کریں گے تو انہیں کون پورا کرے گا؟ لہٰذا آپ اس کپڑے کو واپس لے جائیں اور مجھے اس سلسلہ میں معذور رکھیں۔ اصرارِ بسیار کے باوجود حضرت بدرِملت نے اس کپڑے کو قبول نہیں فرمایا۔ بہرحال اسے واپس لایا اور اس کے بعد پھر بالکل سادہ انداز میں دونوں کے لئے کپڑے تیار کئے اور حاضرِ خدمت ہوکر پیش کیا اسے دیکھا اور بحمدہ تبارک وتعالیٰ بخوشی قبول فرمالیا۔ یہ تھا آپ کا دینی مزاج۔

مقتدائے اہلِسنت ہم سے رخصت ہو گئے
آہ وہ میرِ شریعت ہم سے رخصت ہو گئے
جن کو عشقِ مصطفیٰ نے لے لیا آغوش میں
وہ شہیدِ عشق و الفت ہم سے رخصت ہو گئے
شانِ درویشی عیاں تھی جن کے حال وقال سے
آہ وہ شیخِ طریقت ہم سے رخصت ہو گئے
مفتیِ اعظم کے پیارے بزمِ رضوی کے نقیب
بدرِ دین وبدرِ ملت ہم سے رخصت ہو گئے

(ازحکیم ابوالبرکات جناب برادرِخرد حضور بدرِملت علیہ الرحمہ) (پیکرِ رشد وہدایت ص۔۲۰۱ تا ۲۰۲)

چوری شدہ بھینس مل گئی

راقم الحروف (محمد آدم قادری) کی پوری جماعت حضور بدرِملت علیہ الرحمہ کی درس گاہ میں حاضر تھی کہ درمیانِ درس ہی میں ایک کمہار (مٹی کا برتن بنانے والا) پریشان حال حضور بدرِملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دست بستہ عرض کرنے لگا، حضور! ہماری ایک بہت قیمتی بھینس تھی، باہر دروازے پر بندھی ہوئی تھی۔ رات میں اس کو کوئی چرا لے گیا۔ سرکار کرم فرمائیں کہ ہماری گمشدہ بھینس مل جائے، حضور بدرِملت علیہ الرحمہ اس شخص کی باتیں سن کر تھوڑی دیر تک سر جھکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھے اس کے بعد اس شخص کو ایک تعویذ عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تعویذ لے جا کر اسی کھونٹے میں باندھ دینا جس میں بھینس بندھی ہوئی تھی اور رات میں کسی وقت بھی کھونٹے کی طرف نظر نہ کرنا جب صبح ہو جائے گی تو اپنے معمول کے مطابق اس کو چارہ دینے کی نیت سے کھونٹے کے پاس جانا۔ وہ شخص تعویذ لے کر گیا اور ہدایت کے مطابق کھونٹے میں باندھ دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے کیا دیکھا کہ بھینس اسی کھونٹے میں بندھی ہوئی ہے، وہ شخص حضور بدرِملت علیہ الرحمہ کی یہ زندہ کرامت دیکھ کر خوشی میں مچل اٹھا۔ اور ایک طشت میں شرینی لے کر خوشی خوشی حضور بدرِملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس شخص سے فرمایا، لے جاؤ، یہ شرینی بچوں میں تقسیم کر دو، اس کے بعد اس شخص سے فرمایا، کہ آپ مٹی کا برتن بنا لیتے ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں! حضور میں مٹی کا برتن بنا لیتا ہوں۔ حضور بدرِملت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا میرے لئے ایک مٹی کی ایسی بدھنی بناؤ جس کی ٹونٹی لمبی ہو، اس لئے کہ عموماً مٹی کی بدھنی کی ٹونٹی چھوٹی ہوتی ہے اور وضو بنانے میں پریشانی ہوتی ہے اور جب ٹونٹی لمبی ہوگی تو وضو بنانے میں آسانی ہوگی۔ اس کمہار نے عرض کیا سرکار مٹی کی بدھنی کی ٹونٹی ہم لوگ

چھوٹی اس لئے بناتے ہیں کہ ٹوٹنے سے محفوظ رہے۔لیکن حضور آپ کی بات ہے آپ کی بات ہم ٹال نہیں سکتے،اس لئے میں اپنی کاریگری کی انتہا کوشش کر کے لمبی ٹونٹی والی بدھنی بنا کر آپ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔حضور بدرِملت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا بدھنی بنانے سے پہلے یہ بتاؤ کہ اس بدھنی کی قیمت کیا لو گے، قیمت کی بات سن کر وہ شخص شرمندہ ہوکر عرض کرنے لگا سرکار آپ نے تعویذ دیا، میرا اتنا بڑا کام ہوگیا اور آپ نے مجھ سے کچھ لیا بھی نہیں۔اور میں ایک مٹی کی بدھنی کی قیمت آپ سے لےلوں یہ ہم سے نہیں ہوسکتا، اس پر حضور بدرِملت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ جب قیمت نہیں لینی ہے تو بدھنی نہیں بنانا اس لئے کہ میں تعویذ کے بدلہ میں تجھ سے بدھنی نہیں لوں گا، اگر میں نے تجھے تعویذ نہ دیا ہوتا تو تم اس کی قیمت ضرور لیتے۔لہٰذا اگر قیمت لینی ہوگی تو بدھنی بنانا۔ورنہ نہیں بنانا۔(ایضاً ص ۸۷ تا ۸۸)

نذرانہ قبول کرنے میں احتیاط

(بروایت مولانا محمد آدم صاحب زید مجدہ)

دو دینی بھائی حضور بدرِملت علیہ الرحمہ سے ملاقات کی غرض سے بڑھیا شریف حاضر ہوئے،سلام ومصافحہ کے بعد کچھ دیر دینی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی،حضور بدرِ ملت علیہ الرحمہ دونوں بھائیوں کو سرکارِاعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا پیغام سناتے رہے اور وہابیوں، دیوبندیوں و دیگر بد مذہب گروہوں سے دور رہنے کی ہدایت فرماتے رہے۔تھوڑی دیر کے بعد دونوں نے جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت عطا فرمادی ان میں سے ایک نے اپنی جیب سے دو ہزار روپیہ نکال کر حضرت کی خدمت میں بطورِ نذر پیش کیا۔حضرت نے بغل میں رکھی ہوئی مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے لیے دو ہزار روپے کی رسید کاٹ کر دے دی۔وہ صاحب عرض گزار ہوئے حضور میں نے یہ روپیہ آپ کو بطورِ نذر پیش کیا تھا۔حضرت نے ارشاد فرمایا کہ روپیہ دیتے وقت آپ

نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نذرانہ ہے۔ پھر اس شخص نے ایک ہزار روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کیا دوسری مرتبہ بھی آپ نے مدرسے کی رسید کاٹ دی۔ اس پر اس نے عرض کیا سرکار میں نے چندہ نہیں دیا تھا بلکہ آپ کو نذر پیش کیا تھا آپ نے پھر ارشاد فرمایا کہ روپیہ دیتے وقت آپ نے زبان سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نذرانہ ہے، اچھا چلو بابو! یہ سنی ادارہ ہے، اس میں آپ کا روپیہ لگ جائے گا تو ضائع نہیں جائے گا بلکہ آپ کو اجرِعظیم ملے گا۔ پھر تیسری مرتبہ اس شخص نے اپنے ساتھی سے پانچ سو روپیہ لے کر حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا حضور یہ نذرانہ ہے آپ قبول فرمالیں۔ آپ نے اپنی ذات پر دینی ادارہ کو ترجیح دیا۔ آپ جانتے تھے کہ نذرانہ خاص میرے لیے ہوگا اور ادارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے محافظین کی تربیت گاہ ہے۔ (ایضاً ص ۸۴ تا ۸۵)

بیعت سے پہلے اتباعِ شریعت کی تنبیہ

(بروایت مولانا محمد آدم صاحب زید مجدہ)

راقم الحروف نے حضرت سے عرض کیا، حضور! میرے والد صاحب آپ سے مرید ہونا چاہتے ہیں، انھیں داخلِ سلسلہ فرمالیا جائے۔ اس پر حضرت نے ارشاد فرمایا، بابو! آپ اپنے والد صاحب کو بلائیں، ہمیں ان سے چند باتیں دریافت کرنی ہیں۔ والد صاحب حاضرِ خدمت ہوئے، حضرت نے ارشاد فرمایا آپ نماز پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں؟ والد صاحب نے عرض کیا ہاں، حضور! الحمدللہ میں نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کب سے نماز کی پابندی کر رہے ہیں؟ عرض کیا، جب سے انھوں نے (راقم الحروف محمد آدم قادری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) نماز کی پابندی کی تاکید کی ہے، ارشاد فرمایا اور اس سے پہلے نماز کی پابندی نہیں کر رہے تھے؟ عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا، بالغ ہونے کے بعد سے اب تک جتنی نمازیں

قضا ہوگئی ہیں ان سب نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنے کا پکا وعدہ کریں، عرض کیا، حضور! آپ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ساری قضا نمازیں جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا، ارشاد فرمایا نماز کی طرح روزہ بھی فرض ہے، تو کیا آپ رمضان شریف کا فرض روزہ پابندی کے ساتھ رکھتے ہیں؟ عرض کیا، ہاں! حضور فرض روزہ پابندی کے ساتھ رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا اگر کوئی فرض روزہ چھوٹ گیا ہو تو اس کو بھی ادا کرنے کا پکا وعدہ کریں، عرض کیا، ہاں حضور! اس کو بھی ادا کروں گا۔ اس کے بعد حضرت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا، آپ کھیتی کرتے ہیں، عرض کیا، ہاں حضور! میں کھیتی کرتا ہوں، ارشاد فرمایا کھیت کی پیداوار میں سے عشر نکالتے ہیں؟ عرض کیا، ہاں عشر نکالتا ہوں، ارشاد فرمایا، کب سے عشر نکالتے ہیں؟ عرض کیا، جب سے انھوں نے (راقم الحروف محمد آدم قادری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) عشر نکالنے کی تاکید کی ہے، ارشاد فرمایا اس سے پہلے جو عشر آپ نہیں نکالے ہیں اس کو بھی بذریعہ حیلہ شرعی جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں، عرض کیا، ہاں حضور! ادا کرنے کا پکا وعدہ کرتا ہوں، اس کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا، آپ نے کسی کی حق تلفی تو نہیں کی ہے؟ عرض کیا، حضور میں نے کسی کا کوئی حق نہیں مارا ہے، ارشاد فرمایا، آپ نے حق تلفی کی ہے، جایئے، میں آپ کو آدھے گھنٹے کا موقع دیتا ہوں، سوچ کر آیئے، آپ نے کسی کا حق دبایا ہے، والد صاحب آدھے گھنٹے کے بعد آئے اور عرض کیا حضور میں نے خوب غور وفکر کرلیا، مگر میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں نے کسی کا حق دبایا ہے ارشاد فرمایا آپ دوبارہ جایئے اور دس منٹ کے بعد سوچ کر آیئے۔ دس منٹ کے بعد پھر حاضرِ خدمت ہوکر عرض کیا، سرکار میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں نے کسی کا حق غصب کیا ہے، ارشاد فرمایا، آؤ بیٹھو، میں بتاتا ہوں کہ آپ نے کس کا حق دبایا ہے۔ آپ کے کتنے بھائی بہن ہیں، عرض کیا حضور ہم دو بھائی اور تین بہنیں ہیں، ارشاد فرمایا، والد صاحب کے

انتقال کے بعد جائیداد کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا؟ عرض کیا حضور دو حصوں میں تقسیم کیا۔ آدھا میں نے لے لیا اور آدھا ہمارے چھوٹے بھائی نے لے لیا۔ ارشاد فرمایا بہنوں کو حصہ نہیں دیا؟ عرض کیا حضور بہنوں کو حصہ نہیں دیا۔ ارشاد فرمایا یہی بہنوں کا حق آپ دونوں بھائیوں نے دبایا ہے اس لئے کہ باپ کی جائیداد میں بیٹیوں کا بھی حق ہوتا ہے۔ یہی بہنیں بھیگی بلی بنی ہوئی آپ کے سامنے آتی ہیں اور کل میدانِ محشر میں شیرنی بن کر آئیں گی اور اپنے حق کا مطالبہ کریں گی اس وقت آپ سے کچھ نہ بن پڑے گا وہ اپنے حق کے بدلے میں آپ کی نیکیاں لے کر چلی جائیں گی اور آپ افسوس کر کے رہ جائیں گے۔ لہٰذا جلد از جلد اپنی بہنوں کو باپ کی جائیداد میں سے حصہ دو، یا تو کچھ دے کر معاف کرالو، تبھی آخرت میں چھٹکارے کی صورت ہوگی۔ عرض کیا، ہاں حضور! میں بہنوں کو حصہ دینے کا پکا وعدہ کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا، جایئے جن باتوں کا آپ نے وعدہ کیا ہے، سب کی ادائیگی کے بعد میرے پاس آیئے گا، میں آپ کو سلسلے میں داخل کرلوں گا۔ (ایضاً ص ۹۱ تا ۹۳)

حضور بدر ملت کی تعلیم وتربیت کا ایک انوکھا اور دل پذیر انداز

بحمدہ تبارک وتعالیٰ وبعون سرکار مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء فقیر عبدالصمد قادری نے اپنی کئی کتابوں میں اپنے مربی واستاذ کا کچھ نہ کچھ تذکرہ ضرور ہی کیا ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں بھی کچھ واقعات کے بعد مسلمانوں اور ان کی آنے والی نسلوں اور خاص کر طلبۂ دینیہ کے لئے اپنے شفیق ومہربان مرشد اجازت کا ایک واقعہ صفحۂ قرطاس پر لا رہا ہوں ملاحظہ کریں اور محظوظ ہوں۔

ہمارے پیر بھائی اور استاذ بھائی محترم المقام حضرت مولانا صادق علی صاحب قبلہ براؤنی جواب ضلع کان پور میں مقیم ہیں انہوں نے کئی روز قبل مجھ سے یہ بیان فرمایا کہ حضور بدر ملت کی تعلیم وتربیت نرالے انداز پر ہوا کرتی تھی، حضرت قبلہ نے

دارالعلوم فیض الرسول کے طلبہ کے کچھ ایسے ضابطے اور قوانین ترتیب دیئے تھے کہ اس پر تمامی طلبہ کو عمل کرنا لازم وضروری ہوتا تھا۔ اول یہ کہ سر کے بال بالکل چھوٹے چھوٹے رکھیں تمامی طلبہ کے سر پر بلا کڑھائی والی دو پلی سفید ٹوپی ہو دوسری ٹوپی نہیں لگا سکتے۔ مولانا موصوف بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے ابتدائی زمانۂ طالب علمی میں کان پور میں ایک بڑا جلسہ یا کانفرنس منعقد ہونے والی تھی جس میں بیان سماعت کرنے کے لئے یہاں کے کچھ طلبہ وہاں جانے کی تیاریاں کیں۔ کچھ وہ طالب علم جو نہ جانے والوں میں سے تھے ان لوگوں نے جانے والوں کو کچھ پیسے دیئے اور کہا کہ ہم لوگوں کے لئے ایک ایک رامپوری ٹوپی وہاں سے خرید کر لے آنا۔ اس موقع پر حضور بدرملت کے گرویدہ ایک بچے نے کہا کہ تم لوگ رامپوری ٹوپی تو منگوا رہے ہو مگر سن لو! اگر حضرت بڑے مولانا صاحب قبلہ کو کسی طرح خبر پہونچ گئی تو وہ سخت برہم اور ناراض ہونگے انہیں میں سے ایک لڑکے نے کہا کہ کیا رامپوری ٹوپی ناجائز وحرام ہے؟ کہ حضرت برہم ہوں گے۔ بہرحال روکنے کے باوجود ان طلبہ نے رامپوری ٹوپی منگوا ہی لی۔ جب کان پور جانے والے افراد ٹوپی لے کر وہاں سے آ گئے تو شدہ شدہ یہ خبر حضور بدرملت کے کانوں تک پہونچ گئی۔ چونکہ مسجد میں امامت کا فریضہ کبھی کبھی حضور والا بھی انجام دیا کرتے تھے۔ جس میں عذر شرعی والوں کو چھوڑ کر تمامی طلبہ کو جماعت نماز میں حاضر ہونا بھی لازم وضروری تھا۔ شیخ العلماء قبلہ یا حضرت نے ظہر کی نماز پڑھائی اور دعا وغیرہ سے فراغت کے بعد حضرت قبلہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے حضور شاہ صاحب قبلہ اور اساتذہ کرام سے فرمایا کہ آپ حضرات مسجد سے تشریف لے جائیں مگر طلبا یہیں رکے رہیں ان لوگوں کو مجھے کچھ ضروری تنبیہ کرنی ہے۔

بہرحال حضرت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد متعلمین سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگوں کو کچھ معلوم ہے کہ میں کس بات کے لئے یہاں روکا ہوں؟ ان لوگوں

نے نفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سننے میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ لڑکوں نے کان پور سے رامپوری ٹوپی منگوائی ہے؟ اس پر کچھ افراد نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ ہاں چند لڑکوں نے منگوائی ہیں۔ لگے ہاتھ پھر حضور والا نے ارشاد فرمایا کہ کسی لڑکے نے جب ٹوپی منگوانے والے لڑکوں سے یہ کہا کہ یہاں رامپوری ٹوپی پہننے پر حضرت قبلہ نے پابندی عائد کر دی ہے اگر بڑے مولانا صاحب کو معلوم ہو گیا تو سخت برہم ہوں گے اس پر ایک متعلم نے جواباً کہا کہ کیا رامپوری ٹوپی لگانا کوئی ناجائز وحرام ہے؟ کہ حضرت ناراض ہوں گے۔ بہر حال نفس کے بہکاوے میں آ کر ان لوگوں نے رامپوری ٹوپی منگوا ہی لی۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ خبر صحیح ہے؟ کچھ طلبہ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا ہاں یہ بات صحیح ہے۔ جس لڑکے نے مذکورہ بات کہی تھی حضرت نے اس کا نام دریافت فرمایا کہ کون لڑکا ہے؟ بہر حال اس لڑکے کی کچھ افراد نے نشاندہی کر دی۔ حضرت نے اسے محبت کے ساتھ قریب بلایا اور فرمایا کہ ایک پیالے میں بہتر قسم کا شربت رکھ دیا جائے اور اس میں ایک فاسقہ فاجرہ عورت آ کر تھوک دے اور اسے تھوکتے ہوئے لوگوں نے دیکھا ہو تو کیا وہ شربت ناجائز وحرام ہو جائے گا؟ اس سوال کے جواب کے لیے حضور والا نے دورۂ حدیث میں پڑھنے والے ایک زیرک اور ہوشیار طالب علم کو کھڑا کیا اس نے جواباً عرض کیا کہ حضور! وہ شربت پاک رہے گا اور ناجائز وحرام نہیں ہوگا۔ اس جواب کو سماعت فرمانے کے بعد گروہ طلبہ کی جانب حضرت متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ پیالہ والا شربت جب ناجائز وحرام نہیں تو کوئی ایسا طالب علم ہے جو اسے پینے کو تیار ہو جائے؟ اس پر سبھوں نے نفی میں جواب دیا کہ نہیں کوئی نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر حضور والا نے ان لوگوں سے معلوم فرمایا کہ آخر ایسا کیوں کوئی پینے کے لیے تیار نہیں ہوگا؟ اس پر سبھوں نے کہا کہ حضور اس شربت کو پینے سے

طبیعت گھن کرتی ہے۔اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ میں کبھی بھی رامپوری ٹوپی لگانے کو ناجائز وحرام نہیں کہتا ہوں مگر پابندی اس لئے عائد کردی کہ اگر اس قسم کی ٹوپی تم لوگ لگانے لگو گے تو تمہارے لوازمات بڑھ جائیں گے کیوں؟ اس لئے کہ تمہارے بال بالکل چھوٹے چھوٹے رہیں گے اور ویسی ٹوپی سر پر رکھو گے تو تمہیں خود بھی اچھے معلوم نہیں ہوں گے اب تمہاری نفسانی خواہش تقاضا کرے گی کہ چلو بال بڑھاؤ۔جب بال بڑھ جائیں گے تو ان میں زیادہ تیل لگانے کی ضرورت پیش آئے گی پھر آگے بڑھ کر خواہش نفس کا مطالبہ ہوگا کہ خوب تیز خوشبودار تیل کا انتظام کرو اس طرح تمہارے اخراجات بڑھتے چلے جائیں گے اس کے بعد پھر فرمایا کہ اگر کسی لڑکے نے خواہش نفس کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لیے خوشبودار تیل منگوا ہی لیا اور سر میں تیل رکھنے کے بعد بعدِ نمازِ عصر ٹہلنے کے لیے سڑک کی جانب چلے گئے اور پچھوا ہوا چلی اور دیہات کی کچھ عورتیں اپنے سر پر گھاس لئے ہوئے پورب کی جانب سے آ رہی ہوں اور ان کی ناکوں میں خوشبو پہونچ گئی وہ تمہیں جھانک جھانک کر دیکھنا شروع کریں گی کہ ایسی بہترین خوشبو کدھر سے آرہی ہے وغیرہ وغیرہ غرضیکہ تمہارے لوازمات بڑھتے ہی چلے جائیں گے اور تم لوگ جن مقاصد کے لیے دارالعلوم فیض الرسول میں داخلہ لئے ہو وہ کماحقہ حاصل نہیں ہو پائیں گے۔اس لئے میں نے ایسا ضابطہ بنا دیا کہ تم لوگ نفسانی خواہشات سے دور رہو اور تعلیم وتربیت کی طرف دل سے مائل رہو اور تم لوگوں کے اخراجات کی بھی بچت ہوتی رہے۔

حضور بدرملت کی یہ ایمان افروز مثال اور دردمندانہ نصیحت کا طلبہ پر حد سے زیادہ اثر ہوا اور رامپوری ٹوپی منگوانے والے طلبہ پانی پانی ہو گئے وہ حضرت کے قدموں پر گر پڑے،معافی مانگی اور تمام طلبہ نے یہ تہیّا کرلیا کہ حضرت قبلہ کے بنائے ہوئے ضابطے میں ہمارے لئے دارین کی سعادت مندی کا ذریعہ ہے۔وہ ضابطہ

ہمیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے مگر ہم لوگ اسی پر عمل پیرا رہیں گے۔ اس کے بعد حضرت کا جب تک اس ادارے میں قیام رہا طلبہ اور مدرسین فیض الرسول کے اصول وضوابط پر بہت ہی مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور وہاں کی تعلیم وتربیت کا شہرہ جنگل کی آگ کی طرح دور دور تک پھیل گیا۔ اسی لیے ہمارے مرشد گرامی امام الفقہاء سرکار حضور مفتئ اعظم ہند جب ۱۳۸۵ھ میں براؤں شریف تشریف لائے تو واپس ہوکر بریلی شریف سے اپنا یہ تأثر بانئ فیض الرسول شاہ یار علی صاحب علیہ الرحمہ کے نام ارسال فرمایا وہ ذیل میں ملاحظہ کیا جائے۔

۹۲/ ۷۸۶

محبّ سنیت، مخلص مبلغ مذہب اہلسنت، ناشر مسلک امام اہلسنت اعلیٰ حضرت!

جناب شاہ یار علی صاحب دام بالمواہب وحضرات مدرسین اساطین دین وجمیع اراکین خدامانِ ملت وطلبہ علوم شریعت سلمہم ربہم وصانہم عن الشر والفتنہ!

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

طالب خیر بحمدہ تعالیٰ مع الخیر ہے۔ حضرت شاہ صاحب قبلہ کی کرم فرمائیوں ان کے صاحبزادہ بلند اقبال کی عنایتوں اور مدرسین واراکین وطلباء وخدام مدرسہ فیض الرسول کی محبتوں کی یاد دل کی گہرائیوں میں لیے ہوئے وطن پہنچا۔ فیض الرسول کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ واقعی یہ فیض الرسول ہے (صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم) مولائے کریم عزوجل اسے روز افزوں ترقیاں بخشے اور اس کے فیوض کو عام فرمائے۔ دل بہت مسرور ہوا تعلیم اچھی تربیت بہتر سنیت کی تبلیغ رضویت کی اشاعت سنت کی ترویج کا جذبہ جو فیض الرسول میں پایا کہیں نہیں پایا۔ اس فقیر بے توقیر کا اعزاز واکرام نسبت اعلیٰ حضرت کے سبب جو فرمایا وہ اس کی حیثیت سے کہیں زیادہ تھا۔ اور پھر یہ کہ بعض نے فرمایا کہ ہم کچھ نہ خدمت کر سکے۔ طلبہ سے جو عہد لے کر داخل کیا جاتا

ہے بعد فراغ سند میں وہ لکھا ہوتا ہے جو طالب علم پڑھ کر اہلِ جلسہ کو سنا کر اس پر گواہ کر لیتا ہے۔ یہ ایسی بے مثال چیز ہے جو سنّی مدارس تو درکنار خود مرکز بھی اس ضروری امر کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ اس سے فقیر بہت زیادہ متاثر ہوا جگہ جگہ اس کا فقیر نے ذکر کیا۔ شاہ صاحب اور مدرسین کو ہر جگہ دعا کے ساتھ یاد کیا۔ فقط والسلام

فقیر **مصطفٰے رضا** غفرلہ ۱۵ / ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

(بحوالہ مضامین بدر ملت، ص ۳۴ تا ۳۵۔ مرتبہ فقیر قادری عفی عنہ مطبوعہ مدرسہ گلشن رضا ناندیڑ)

نوٹ: مذکورہ واقعہ کو سلک تحریر میں لانے کے لئے بعض جگہ راوی کے بیان میں کچھ ہیر پھیر کرنی پڑی ہے، اس کے لیے فقیر معذرت خواہ ہے۔

فقیر **قادری** ۱۷ رشوال ۱۴۴۷ھ مطابق ۶ / اپریل ۲۰۲۶ء

دورِحاضر کے سلگتے ہوئے سوالوں کے ایمان افروز جوابات

اعلیٰ حضرت کو پیشوا ماننے سے انکار کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: مولانا محمد منظور احسن، بالی بتھنہ، مدھول، پوسٹ، کسمہا، وایا مہوا، ضلع ویشالی، بہار

مسئلہ: ۔کیا جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ والرضوان کو مقدس عالم و فاضل مانے اور ماتریدی سنی، حنفی صحیح العقیدہ ہو لیکن اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو اپنا پیشوا نہ مانے تو کیا صرف اتنی بات پر اس کی تکفیر کی جائے گی؟

الجواب: ۔ بظاہر اتنی سی بات پر اس کی تکفیر کی کوئی وجہ نہیں، مگر ایک سوال یہ ہے کہ جب وہ اعلیٰ حضرت کو متدین عالم مانتا ہے پھر پیشوا کیوں نہیں مانتا، اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختلاف رکھتا ہو، یا حسد کی بنا پر ایسا کہہ رہا ہو۔ اگر کوئی اختلاف رکھتا ہے تو وہ اختلاف سامنے آنا چاہئے، پھر اس کا فیصلہ آسان ہوگا۔ ہوسکتا ہے اور اگر اس کا اختلاف اس بنیاد پر ہو کہ وہ شانِ رسول

(دیابنہ) کی تکفیر نہ کرتا ہو۔اگر یہ اختلاف ہوتو ایسے شخص کی تکفیر ضرور کی جائے گی، نہ اس بنا پر کہ وہ اعلیٰ حضرت کو پیشوا نہیں مانتا، بلکہ اس بنا پر کہ وہ شاتمانِ رسول کو کافر نہیں کہتا، جب کہ ان کے بارے میں علمائے اہلِ سنت کا متفقہ فتویٰ ہے کہ: ''مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ كَفَرَ''

اوراگر حسد کی بنا پر پیشوا نہیں مانتا تو اس کے لیے سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ضرور ہے۔

عالمگیری میں ہے: ''من ابغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر'' (بحوالہ فتاویٰ شارح بخاری ص ۳۹۴)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

اعلیٰ حضرت سے چڑھنے والے کا حکم

مسئولہ: حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مدظلہ العالی، بڑی سرکار، مارہرہ، ضلع ایٹہ (یو۔پی)۔۷/ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ: مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور مفتیِ اعظم مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر سے بیزار ہوکر زید نے مجلس منعقد کرنے والوں کے بارے میں کہا کہ ''ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ احمد رضا خان سے پیدا ہیں، صبح سے احمد رضا احمد رضا سنتے سنتے کان پک گئے۔اور مسلکِ احمد رضا کوئی چیز نہیں۔'' مذکورہ اقوال کی روشنی میں زید پر کیا حکمِ شرعی ہے؟

الجواب: مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی ذاتِ گرامی اس دور میں حق و باطل کی معیار ہے۔ان سے محبت ان کی عظمت کا اعتراف سنی صحیح العقیدہ ہونے کی علامت ہے اوران کے ذکر سے چڑھنا اگر حسد اور ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں تو بدمذہبی کی دلیل ہے۔مگر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت سے دنیادار پیری مریدی کا دھندہ کرنے والے یا علم کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے والے ازراہِ حسد اعلیٰ حضرت

قدس سرہ کے ذکر سے چڑھتے ہیں۔ اگر زید نے یہ سب کچھ از راہِ حسد کہا ہے۔ حسد کرنا وہ بھی ایک ایسے مرجعِ عالم مقتدیٰ سے جو اپنے وقت کا مجدد ہو، حرام و گناہ ہی نہیں دین کی بربادی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ یہ آتشِ دین کی آکل ہے یا غوث۔

عالمگیری میں ہے: "مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيْفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ۔" جو کسی عالم سے بلاوجہ بغض رکھے اس پر اندیشہ کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ایضاً، ص ۳۶۷)

صلح کلیت سوز اور ایمان افروز سوالات و جوابات

سوال:- (۱) سنّی کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- (۱) ضروریات اہل سنت کے ماننے والے کو سنی کہتے ہیں جو علمائے اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں مذکور ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص ۵۹۰)

سوال:- (۲) جو شخص سنیوں اور وہابیوں دونوں کو مدعو کر رہا ہو اس کے یہاں کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:- (۲) جو سنی کہلا کر وہابیوں کو بھی کھانے کی دعوت دے ایسی دعوت میں سنیوں کو شرکت نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص ۵۹۰)

سوال:- (۳) سنیوں کا وہابیوں کے ساتھ کھانا کھانا کیسا ہے؟

جواب:- (۳) جن سنیوں نے وہابیوں کے ساتھ یا ان کے یہاں کھانا کھایا وہ گنہگار، ان پر توبہ فرض ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص ۵۵۷ اور ص ۵۹۰)

سوال:- (۴) سنی کا وہابی سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟

جواب:- (۴) سنی اگر وہابی سے میل جول اور آمد و رفت رکھتا ہے تو سخت گنہگار ہے ایسے سنی کا بائیکاٹ کیا جائے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص ۵۹۰)

سوال:-(۵)اگر کسی شخص پر توبہ لازم ہواوروہ توبہ نہ کرے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

جواب:-(۵)اگر وہ شخص توبہ واستغفار نہ کرے تو تمام مسلمان اس کا مکمل بائیکاٹ کریں۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص ۵۱۴ فتاویٰ علیمیہ جلداول ص ۳۳۰)

سوال:-(۶)جو سنی مسلمان دیوبندیوں، وہابیوں کے یہاں آنا جانا نہ چھوڑے اس سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟

جواب:-(۶)جب تک توبہ نہ کرے اور دیوبندیوں، وہابیوں کے یہاں آنا جانا نہ چھوڑے اس سے میل جول منع ہے۔(فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم ص ۱۶۳)

سوال:-(۷)کیا کافر ومشرک سے بڑھ کر کافر ومرتد کا حکم سخت ہے؟

جواب:-(۷)ہاں اس لیے کہ مشرک وکافر اللہ ورسول کو نہیں پہچانتے اور وہابی ،دیوبندی، قادیانی وغیرہ نے اللہ ورسول کو جان پہچان کر ان کی توہین وگستاخی کی اسی لیے وہ کافروں کی بدترین قسم میں سے ہیں اور اسی لیے شریعت کا حکم ان کے بارے میں سخت ہے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم،ص/۵۹۱)

سوال:۔(۸)کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب:۔(۸)ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ہر مسلمان پر فرض ہے بلکہ جان ایمان ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور تعظیم وتوقیر کی نشانی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ واہل بیت اور تمام متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے۔اوران سب کی تعظیم وتکریم کرے۔اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام دشمنوں سے عداوت ودشمنی رکھے۔اگر چہ وہ باپ یا بیٹا یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔اس لیے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ رسول سے محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت ہو۔

(شفا شریف وغیرہ،جنتی زیور،ص/۱۲۵)

سوال:- (۹) حضور شعیب الاولیاء براؤنی کے مرشد اجازت نے ایک وہابی کو انجانے میں چندہ دینے کے بعد پھر واپس کیوں لے لیا؟

جواب:- (۹) قطب الاقطاب فنافی اللہ وفنافی الرسول مغلیہ سلطنت کے چشم و چراغ حضرت قطب عالم خواجہ نور محمد المعروف حضرت شاہ عبداللطیف ستھنوی رحمۃ اللہ علیہ گستاخان خدا اور رسول سے حد درجہ نفرت فرماتے تھے کہ ایک بار کسی کو چندہ دے دیا بعد میں کسی نے بتایا کہ جسے آپ نے چندہ دیا ہے وہ وہابی ہے آپ نے فوراً لوگوں کو دوڑایا کہ جاؤ اسے پکڑو اور میری دی ہوئی رقم واپس لے کے آؤ کسی نے کہا حضور انجانے میں دے ہی دیے ہیں تو جانے دیجیے حضرت نے فرمایا نہیں واپس لاؤ ورنہ کل بروز قیامت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرمایا کہ عبداللطیف تو نے میرے گستاخ کی مدد کیوں کی تو میں کیا جواب دوں گا۔

سوال:- (۱۰) مسلمانوں کو ہر وقت کس کام سے بچنا لازم وضروری ہے؟

جواب:- (۱۰) مسلمانوں کو لازم ہے کہ اگر وہ کفار کے مقابلے میں مظفر ومنصور اور فتحیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہر وقت گناہوں اور بدکاریوں کی نحوست سے بچتے رہیں ورنہ فرشتوں کی مدد ختم ہو جائے گی۔ اور مسلمانوں کا رعب کفار کے دلوں سے نکل جائے گا اور مسلمانوں کو نہ صرف ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا بلکہ ان کی عسکری (فوج) طاقت ہی فنا ہو جائے گی اور پوری قوم صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ (نعوذ باللہ منہ) (عجائب القرآن ص ۹۲، از علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ)

سوال (۱۱) اس زمانے میں سب سے خطرناک فرقہ کون ہے؟

جواب (۱۱) اس زمانے کے گمراہ فرقوں میں زیادہ خطرناک وہابی فرقہ ہے۔ ان سے میل جول رکھنے میں ایمان کی بربادی یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچائے رکھے۔ آمین (سامانِ آخرت، ص ۴۸/)

سوال (۱۲) کیا بدعقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرنے سے نورایمانی سلب ہوجاتا ہے؟

جواب (۱۲) ہاں جو شخص بدعقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نورِ ایمان سلب ہوجاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱، ص ۴۷۳) (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے سنّی مسلمانو!
تمہاری داستان بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یہ کتاب چونکہ جماعت رضائے مصطفٰے بھیونڈی کی جانب سے شائع ہورہی ہے اس لئے کم وبیش ایک سال قبل کا حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ قادری رضوی کا تأثر پیش کیا جارہا ہے۔ مسلمان اسے پڑھیں اور دینی تعلیم وتربیت کا اپنے اپنے حلقے میں انتظام وانصرام کریں۔

بصیرت افروز تأثر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ الفخیم

(یہ کتاب چونکہ جماعت رضائے مصطفٰے بھیونڈی کی جانب سے شائع ہورہی ہے اس لئے کم و بیش ایک سال قبل کا حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ قادری رضوی کا تأثر پیش کیا جارہا ہے۔ مسلمان اسے پڑھیں اور دینی تعلیم وتربیت کا اپنے اپنے حلقے میں انتظام وانصرام کریں۔)

یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے
ہرایک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

بفضلہٖ تبارک وتعالی وبعون سرکار مصطفی علیہ التحیۃ والثناء اس مرتبہ بمبئی کے دینی تبلیغی سفر کے دوران ارکان جماعت رضائے مصطفی بھیونڈی کے مخصوص محبان گرامی حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قبلہ قادری برکاتی اور حضرت حافظ وقاری صوفی نذر عالم صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلھما العالی نے اپنے یہاں منعقد ہونے والی ہفتہ واری خالص دینی وملی مجلسی محفل میں شرکت کے لیے فقیر قادری کو مدعو کیا۔ حدیث پاک میں ہے کہ عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار بیماریوں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ (ھدایۃ البریہ ص ۲۷)

سرکار کے اس فرمان عالی شان پر عمل کرتے ہوئے آپ حضرات کی دعوت قبول کرنے کے بعد وہاں مسجد عمر فاروق اعظم میں ۲۹ر جمادی الآخرہ ۱۴۴۶ھ کو مغرب کے وقت حاضر ہوا بعد نماز احباب کرام سے پہلی بار ملاقات ہوئی محبت و خلوص کے ساتھ مہمان نوازی فرمائی۔ صوبہ مہاراشٹر کے اس مشہور صنعتی شہر بھیونڈی میں فروغ اہل سنت کے بنیادی اہم دینی کاموں کی جو روداد سنائی اسے سن کر دل باغ باغ ہوا۔

حضور تاج الشریعہ کے موقف کے مطابق تقریباً ۱۲ / ۱۳ سال سے تبلیغی تعلیمی اور تدریسی سلسلہ بحمدہ تبارک وتعالی جاری ہے۔عوام اہل سنت کے عقائد واعمال کی اصلاح کے لیے ہر چہار شنبہ کو بعد نماز عشاء ہفتہ واری مجلس مذکورہ مسجد میں منعقد ہوتی ہے جس میں دور دور سے کئی سو کی تعداد میں مسلمان شرکت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور علمائے کرام کے ایمان افروز وہابی سوز بیان سن کر محفوظ و مستفیض ہوتے ہیں۔اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کرتے ہیں۔ اور دوسری جانب بنیادی دینی تعلیم و تربیت کو مستحکم کرنے کے لیے چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لیے شہر بھر میں تقریبا ۲۰ مکاتب چل رہے ہیں جن میں کچھ مدراس میں درس نظامی کے نصاب کے مطابق تدریس کا سلسلہ جاری ہے اوراس کے ساتھ ساتھ حفظ وقرأت کا تین سالہ کورس نیز مبلغہ کا دوسالہ کورس کا بھی اہتمام کیا گیا ہے پروردگار عالم اس مبارک سلسلے کو جاری و ساری رکھے۔آج کے دور ارتداد میں ہمارے ملک کی دوسری آبادی میں بھی اسی نہج پر دینی وملی کام کرنے کی توفیق بخشے,۔

اعلیٰ حضرت کے والد ماجد ارشاد فرماتے ہیں مسلمانو! خدا کے لیے خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور علم دین جو سفر آخرت کا سرمایہ ہے اسے مٹ جانے سے روکو۔تم شب وروز دنیا کے جھگڑوں میں مشغول رہتے ہو کسی وقت تو علم دین کی طرف توجہ کرو,۔ ہزاروں روپے بلکہ لاکھوں روپے اس فانی دنیا کے آرام واشائشوں کے لیے خرچ کر ڈالتے ہو کچھ تو ہمیشہ کی زندگی یعنی آخرت کے لیے خرچ کرو اور علم دین کو فروغ دینے میں فراخ دلی کے ساتھ مال خرچ کرو کہ یہ وہاں تمہارے کام ائے گا اور یہاں تمہیں اس کی برکت سے اللہ پاک ہر بلا اور ہر مصیبت سے بچائے گا ورنہ بعد میں ندامت و افسوس کے ہاتھ ملو گے پھر حسرت کرو گے کہ ہم علم دین پڑھتے اور پڑھنے اور پڑھانے والے سے محبت کرتے اوران پر خرچ کر کے اسے فروغ دینے

کی سعادت حاصل کر کے علماء کی رفاقت اوران کے گروہ میں اٹھتے۔آج موقع ہے اس سے فائدہ اٹھالو۔(فضل العلم والعلماء)

برادرانِ اسلام! علمائے دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم دین کی طلب اور اس کو پھیلانے میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہ راہ خدا میں 10 ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے اور عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ عقل کے نزدیک کائنات میں علم دین سے بہتر بلکہ اس کے برابر کوئی دولت کوئی نعمت نہیں لہذا اس پر خرچ کرنا بھی سب کاموں پر خرچ کرنے کے مقابلے میں زیادہ ثواب ہے۔

مولی عزوجل مذکورہ بالاتحریر پر تنویر پر عمل کرنے کی دورحاضر کے مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

بے نمازی پیر

باعثِ آفت ہے صحبت بے نمازی پیر کی
زہرِ قاتل ہے عقیدت بے نمازی پیر کی

کس قدر گندی ہے سیرت بے نمازی پیر کی
ہے عجب منحوس صورت بے نمازی پیر کی

دیکھنے میں تم کو تو مضبوط ہے لیکن سنو!
ٹوٹ جائے گی عمارت بے نمازی پیر کی

مسلکِ احمد رضا پر دل سے جو ہیں گامزن
کر نہیں سکتے وہ بیعت بے نمازی پیر کی

غوث وخواجہ کی رضا گر چاہتے ہو جاہلو!
چھوڑ دو للہ قربت بے نمازی پیر کی

جن کے مرشد غوثِ اعظم اور ہیں احمد رضا
وہ کہاں کرتے ہیں عزت بے نمازی پیر کی

دیکھ لیں گے حشر اپنا وہ یقیناً حشر میں
کر رہے ہیں جو حمایت بے نمازی پیر کی

مصطفٰے کے دین کا جب دل سے وہ عامل نہیں
پھر کرے کیوں کوئی مدحت بے نمازی پیر کی

دینِ حق کے راستے سے منحرف ہے اس لیے
کر رہے ہیں ہم مذمّت بے نمازی پیر کی

مکر سے اس کے ہمیشہ بچتے رہنا دوستو!
کیونکہ ہے شیطانی خصلت بے نمازی پیر کی

عالموں سے بغض رکھے، جاہلوں سے دوستی
بالیقیں بگڑی ہے عادت بے نمازی پیر کی

کر لے توبہ، بن نمازی، متّقی بن کر دِکھا
ورنہ پھر تو ہے ہلاکت بے نمازی پیر کی

لے لیا ہے قادری عرفان نے اب تو قلم
آ گئی ہے اب تو شامت بے نمازی پیر کی

از قلم محمد عرفان رضا قادری چھپروی

عرفان رضا قادری کے کلام کی تائید اور بے نمازی پیر کی مذمت بصورتِ نظم

کیا بنائی ہے حجامت بے نمازی پیر کی — خوب کی تم نے مذمت بے نمازی پیر کی
کیا کہوں میں اسکی حالت دیکھ کر ہوں اشکبار — مرگئی ہے شرم وغیرت بے نمازی پیر کی
گوہرِ حق وصداقت ہے عیاں اشعار میں — مت کرو ہرگز اطاعت بے نمازی پیر کی
سب سے پہلے ہے شریعت اور طریقت بعد میں — بے شریعت کیا طریقت بے نمازی پیر کی
پیر کامل ہو نہیں سکتا شریعت چھوڑ کر — دیکھو کیسی ہے حماقت بے نمازی پیر کی
لے کے جائے گی جہنم میں تمہیں اے مومنو! — توڑ دو للہ بیعت بے نمازی پیر کی
مت جا گمراہی کی جانب کر سرِ تسلیم خم — بن نمازی چھوڑ ارادت بے نمازی پیر کی
کر تلاش وجستجو جامع شریعت پیر کی — ڈر خدا سے چھوڑ صحبت بے نمازی پیر کی
لامحالہ حق بیانی کی ہے عرفان! آپ نے — جان لیوا ہے عقیدت بے نمازی پیر کی

اجملی گویا ہوا عرفان کی تائید میں
ہے یہی واللہ حقیقت بے نمازی پیر کی

رشحاتِ قلم:
برہان الشعراء **حضرت مولانا مفتی غلام غوث اجملی پورنوی** مدظلہ العالی

بدمذہب کے متعلق شرعی احکام

بدمذہب جتنے ہیں سب گمراہ ہیں، فتنہ پرداز ہیں ظالم ہیں بالک ہیں ان کی اہانت واجب، ان کی توقیر حرام، ان سے بغض رکھنے، انہیں اپنے سے دور ہانکنے کا حکم ہے۔ وہ مفسد ہیں انہوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا۔ ان سے میل جول حرام ہے، ان سے دوری واجب ہے۔ اہل سنت کے سوا کلمہ گو اہل قبلہ گمراہ، فاسق، بدعتی، ناری ہیں۔ صحابہ کرام سے آج تک تمام امت مرحومہ کا اس پر اجماع ہے۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر کافروں سے زائد ہے۔ ان کی بات لا علاج مرض ہے۔ ان کے مکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں، وہ گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ شیطان نے جھوٹی مُلمّع سازی کی دلیلیں انہیں سکھادی ہیں، ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔

احادیث میں ارشاد ہے: ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ وہ بیمار پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ، وہ مریں تو جنازے پر نہ جاؤ، ملیں تو سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، پانی نہ پیو، شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (فتاویٰ الحرمین ص ۵ از سرکار اعلیٰ حضرت)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے، آسمان پھٹ سکتا ہے اور پھٹ کر رہے گا، زمین پھٹ سکتی ہے اور پھٹ کر رہے گی، قیامت آئے گی اور یقیناً آئے گی لیکن سنی اور غیر سنی کا اتحاد کبھی نہیں ہو سکتا۔

مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے

فقط فقیر قادری عفی عنہ
9764135477